उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम इन्तखाब शाहनामा

लेखक मुन्शी करम बख्श साहब

प्रकाशन वर्ष 1895

आगत संख्या 1336

اردو بامحاورہ ترجمہ

انتخاب شاہنامہ

مدخلہ گنجینہ خرد

جگنو

منشی کرم بخش صاحب منیجر بلالی پریس ساڈھورہ نے تالیف کیا

سنہ ۱۸۹۵ء

بلالی پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ میں چھپا

قیمت فی جلد ۵/

شاہنامہ کا انتخاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوشیرواں کا تخت پر بیٹھنا اور سرداروں کو نصیحت کرنا

جب کسریٰ ہاتھی دانت کے تخت پر بیٹھا اور وہ فرحت بخش تاج سر پر رکھا۔
تو ملک اسکی تخت نشینی سے ایسا خوش حال ہوا کہ بھیڑ اور بھیڑیا ایک گھاٹ پانی پینے لگے

اسکی فرماں روائی سب نے پسند کی۔ ملک اور زمانہ نے اسکی فرمانبرداری اختیار کی ؛

اسی سبب نوشیرواں کہنے لگے اسواسطے کہ اسکا حکم اور اسکی سلطنت نئی نویلی تھی ؛

جب کسریٰ نئے تخت پر بیٹھا تو سب اُسے نیا شاہ کہنے لگے ؛

سب نے کہا کہ یہ بادشاہ ہمیشہ رہے۔ اسکی شان و شوکت جمشید سے بڑھکر ہو۔

اسکے قوانین[1] اور انصاف کی خوبیوں اور اسکی پسندیدہ دانائی اور طریقہ کو دیکھکر

ملک کے شریفوں نے ایک جلسہ کیا اور جب وہ سردار رائے دینے والوں کے ساتھ بیٹھ گیا

تو ناموروں کے سردار نے بولنا شروع کیا۔ اور اپنے مہربان خدا کی تعریف کی

کہا کہ آسمان کے خالق کی مہربانی سے ہمارا دل محبت اور نیکی سے بھرا ہوا ہے

نیکی اور بُرائی اور ناموری اور مقصد مندی سب اُسی کی طرف سے ہیں ہم اسکے

محتاج ہیں وہی ہمیں خوش کرتا ہے ؛

[1] شاہ نو لفظ نوشیرواں سے مراد ہے ؛

شان و شوکت اور زور آوری اسی کی عنایت ہے - اسی کے حکم سے آسمان پر سورج چمکتا ہے

ہمکو اسکے حکم اور قول سے نہیں پھرنا چاہیئے اُسکے حکم کے سوا سانس نہ لینا چاہیئے ؛

جو شخص حکومت کے تخت پر (بیٹھکر) دنیا میں انصاف کرتا ہے وہ تخت پر بحال رہتا ہے

اور جو شخص بڑے ارادے رکھتا ہے وہ اپنی ذات کے لیے بڑے نتیجے پیدا کرتا ہے

ہمسے جو کچھ پوچھوگے ہم اُسکا جواب دینگے اور جواب میں صائب رائے ظاہر کرینگے

دل کی بات سے کوئی واقف نہیں اس مشکل پر میرا کچھ بس نہیں ؛

اگر بادشاہ انصاف کرتا ہے تو بیشک وہ انصاف سے ہر ایک آدمی کو خوش کرتا ہے

آج کا کام کل پر نہ رکھ تجھے کیا خبر ہے کہ کل زمانے کی کیا حالت ہو جائیگی

جبکہ باغ میں آج پھول آئے ہوئے ہیں اگر تو کل چنیگا تو پھول بیکار ہونگے -

جسوقت تیرے بدن میں طاقت ہے بیماری اور تکلیف اور چوٹ کا خیال کر -

زندگی کے بعد موت کا دن جان لے - ہم موت کے سامنے ایسے ہیں جیسے ہوا اور پتے

جب تو کام میں سستی کریگا تیری سب تدبیریں خراب ہو جائینگی ؛

جب آدمی کے دل پر حرص غالب ہو جاتی ہے تو وہ ایک لاعلاج بیماری ہے

اور اگر عقل پر لالچ[۱] غالب ہو جائے تو اسکو دیوانہ ثابت کرنے کے لئے کسی اور گواہ کی ضرورت[۲] نہیں -

اگر لڑنے والا بہادر بکواسی ہو تو اسکی عزت کوئی نہیں کرتا ؛

ٹیڑھے[۳] رستے ٹیڑھا چلنے میں بہت خطرے ہیں - اور راستی کا راستہ محفوظ ہے ؛

---

[۱] یعنی لالچ کا غالب ہونا ہی اسکی دیوانگی کی کافی دلیل ہے [۲] گواہ کی ضرورت نہیں [۳] تاریک یعنی خطرناک اور باریک سے صاف اور محفوظ مراد ہے ؛

جس کام میں تو پیش قدمی کریگا اگر اُس میں تیزی یا کاہلی کریگا تو نقصان اٹھائیگا۔
اگر تیری زبان جھوٹ سے آشنا ہوگی تو تجھے خداداد نصیبہ سے عروج حاصل نہوگا۔
بیہودہ بات کہنی کمبختوں کا کام ہے۔ کمبخت آدمیوں کے حال پر رونا چاہیئے۔
جو بادشاہ نیند سے سویرے اٹھتا ہے وہ اپنے دشمنوں سے محفوظ اور تندرست رہتا ہے
عقلمند[۱] کھانے سے بے پروا ہوتا ہے۔ اور اُسپر زیادتی کرنی لالچ اور رنج و تکلیف ہے
اگر بادشاہ انصاف اور بخشش کرتا ہے تو جہان بھی آرام اور رونق کے ساتھ رہتا ہے
اور اگر انصاف[۲] میں بے پروائی کرتا ہے تو اسکا کھانا زہر اور پانی خون ہے۔
اس محفل میں جو لوگ موجود ہیں انہوں نے میری پکار کر کہی ہوئی باتوں کو سُن لیا ہے۔
سمجھ لو اور خوب یاد رکھو اور تم ہمیشہ نصیبہ ور رہو :۔
میں نے بہت سے بادشاہ دیکھے ہیں۔ میں نے انصاف اور عقل کا رستہ اختیار کیا ہے
لیکن وزیر کی بات سنی چاہیئے اور اسکی نیکی اور بدی دیکھنی چاہیئے :۔
اس درگاہ میں جو کوئی کسی ضروری کام کے لیے صبح یا شام کو آئیگا۔
اور وزیر مجھ سے کسی ایسے معاملہ کو چھپائیگا تو میں اس سے بات چیت نکرونگا :۔
میری درگاہ کے اہلکاروں اور میری فوج کے جنگی سواروں کو مناسب ہے :۔
کہ جب میں انہیں روزی سے تنگ نہیں رکھتا تو انہیں بھی عزت اور ناموری کا خیال رکھنا چاہیئے

[۱] مطلب یہ ہے کہ جس طرح زیادہ کھانے سے تکلیف ہوتی ہے اسی طرح زیادہ حرص نقصان پہنچاتی ہے

[۲] یعنی اسے کھانے کی جگہ زہر اور پینے کی جگہ خون ملیگا جو دوزخیوں کا آب و دانہ ہے :۔

مروت اور سچائی پوری طرح اختیار کرنی چاہیئے - انصاف میں کمی نہ کرنی چاہیئے ؞
ایران کے لوگوں میں سے جو شخص یہاں ہوگا اور ہماری درگاہ میں خدمتگزاری کریگا
اگر وہ ہوشیاری اور غیرت کے ساتھ فرماں برداری کرتا رہیگا تو ہماری طرف
انعام اور مہربانی کا مستحق ہوگا ؞
اور اگر کوئی ماتحت ظلم اختیار کرے تو وہ عقلمند اور حق شناس نہیں ہے ؞
اس برائی کی جو اس نے کی ہے اُسے سزا ملنی چاہیئے - بیمروت پر رحم کھانا نچاہیئے
تم سب دل سے پاک خدا کی فرمانبرداری کرو اور ہم سے نہ ڈرو ؞
اسواسطے کہ بادشاہوں کا وہی بادشاہ ہے وہی ملک کا مالک اور حاکم اور غالب ہے -
وہی تاج اور سورج اور چاند کو روشنی بخشنے والا اور ہمیں انصاف کا رستہ دکھانیوالا ہے
ملکوں کا مالک اور حاکموں کا حاکم ہے - ہر شخص کی سمجھ سے بڑھکر ہے ؞
جگہ اور وقت اور آسمان پیدا کیے ہیں اسی نے ہماری جان اور دل کو محبت سے
آراستہ کیا ہے ؞
تیری عبادت کرنے پر تیرے تاج اور تخت کا محافظ اور مددگار ہے ؞
اُس نے تمہارے دلوں میں ہماری محبت پیدا کی ہے - دشمن کا دل اور آنکھیں
فرمانبرداری کی طرف متوجہ کردی ہیں ؞
تندرستی اُسی کے حکم میں ہے ساری نیکیاں اسکے قبضہ میں ہیں ؞
زمین سے ساتویں آسمان کی اونچائی تک ہوا - آگ - پانی اور پریشان خاک

سب خدا کی ہستی کی گواہی دیتے ہیں اور تیری روح کو عقل سکھاتے ہیں ؞
تعریف کرنی سب تیرے اختیار میں ہے اور عبادت کرنی تیرے ذمے ہے۔
جب نوشیرواں نے یہ باتیں بیان کیں تو سب لوگ اسکی طرف سے متعجب ہوئے
سب کے سب اپنی اپنی جگہ سے اُٹھے اور از سر نو اسکو مرحبا کہا ؞

نوشیرواں کا اپنی سلطنت کو چار حصوں میں تقسیم کرنا اور اہلکاروں کے نام انصاف کرنے کے ہدایت نامے بھیجنا

بادشاہ نے عالموں کو بلایا اور سلطنت کی نسبت مشورہ کیا ؞
ملک کے چار حصے بنا لیے اور اُن میں آباد شہروں کو مقرر کیا ؞
اول خُراسان ٹھیرایا اور سرداروں کو اس تقسیم سے خوش کیا ؞
دوسرا قم کا صوبہ مقرر کیا جس میں بزرگ لوگوں کا وطن اور معزز اشخاص کا مقام شہر اصفہان ہے ؞
اور اسی صوبہ میں تبریز تھا جہاں کے آزاد لوگ بخشش شعار ہیں ؞
اور آرمینہ سے اردبیل کی حد تک جبر اور گیلان کا علاقہ ماپ کر شامل کیا۔
تیسرا صوبہ فارس اور اہواز اور بحیرۂ خزر کا ملک تھا جو خاور سے باختر تک ہے
چوتھا عراق اور روم کا علاقہ قرار پایا یہ ایسی سلطنت اور آباد سرزمین تھی۔
ان ملکوں میں جو جو فقیر تھے اور جنکو اپنے پیٹ پالنے کی ضرورتیں تھیں ؞

ملہ انسان کی طرف خطاب ہے ؞

انکو بھرے ہوئے خزانے بخشدیے۔ خلقت نے اُسکو دعائے خیر دی ٭

جو جو بادشاہ اس سے پہلے گذرے تھے خواہ اُن کا مرتبہ اس سے کم تھا یا زیادہ۔
اُنہوں نے کھیتیوں اور فصلوں پر محصول لیا اور کوئی بھی اس سے پہلے اچھوتا نہ بچا تھا
بادشاہی حق ہتائی تھا یا چوتھائی جب قباد ہوا تو اس نے دسویں حصہ کی رسم نکالی۔
اُس کا ارادہ تھا کہ دسویں حصہ سے بھی گھٹادے اور کوشش کرے کہ غریب امیر کی
برابر ہوجائے۔
زمانہ نے اُسے اسبات کی مہلت نہ دی۔ دریا میں نہنگ سے بے خوف نہ رہ۔
جب وہ مبارک تاج کسریٰ کو ملا تو اُس نے محصول گھٹا کر دس میں سے ایک رکھ لیا۔
عقلمندوں اور سرداروں اور معزز لوگوں اور سمجھداروں اور عالموں کی کمیٹی ہوئی۔
سب اہلکاروں کی کمیٹی ہوئی۔ زمین کی تقسیم ہوئی اور جریب ڈالی گئی ٭
ایک درم محصول مقرر ہوا بشرطیکہ کسان کو کچھ نقصان نہو۔
جسکے پاس بونے اور ہل چلانے کے وقت بیج یا جانور نہوتے تھے۔
وہ شاہی خزانہ سے لیتا تھا اور زمین کو کھیتی سے خالی نہ چھوڑتا تھا ٭
بغیر بوئی ہوئی زمین کا محصول طلب نہ کیا جاتا تھا پرانی رسمیں سب جاتی رہی تھیں

لہ انسان کو چاہیے کہ دنیا میں موت کو نہ بھولے ٭
لمہ جس چیز کا محصول پہلے دس روپیہ تھا اب صرف ایک روپیہ رہگیا ٭

پھلدار انگور پر چھ درم مقرر تھے اور اسیقدر محصول چھواروں کے درختوں پر لگایا گیا تھا
زیتون اور ہینگ لہ درم وہ ہر ایک میوہ دار درخت جو کہ تک کے مہینے میں پھلتا ہے
دس درختوں پر ایک درم خزانہ میں داخل ہوتا تھا۔ اسکے علاوہ سال بھر تک کوئی فکر نہیں تھی
اور اساڑھ کے مہینے کی کھانے کی چیزوں میں سے کسی پیداوار پر بھی کوئی نظر نہ ڈال سکتا تھا
(سب کا محصول معاف تھا)
جو شخص کہ زردار تھا اور کسان نہ تھا اُسے بونے اور کاٹنے کا کوئی بھی فکر نہ تھا۔
دس درم سے چار درم تک ادا کرنے واسطے اہلکار سال بھر میں وصول کرتے تھے
کوئی کسی پر ظلم نہ کرتا تھا۔ ان درموں کی ایک برس میں تین قسطیں تھیں ؛
محصول دینے والا بادشاہ کی کچہری میں چوتھے مہینے ایک قسط اس محصول کی لیکر آتا۔
کچہریوں میں بادشاہی منشیوں اور عاملوں کی کچھ گنتی نہ تھی ؛
محصول اور خراج جو کچھ مقرر تھا وہ تین رجسٹروں کے ذریعہ سے تحصیلدار کے حوالے ہوتا تھا۔
ایک تو وہ جس کے ذریعہ خزانچی کے حوالے کیا اور اُسکے محافظ دفتر نے رسید دی
دوسرا وہ جو ہر علاقہ اور ہر ایک عامل اور سردار کو بھیجا جاوے ؛
تیسرا وہ جو تحصیلدار کے پاس روانہ کیا جاوے کہ خراج اور محصول کا حساب کرے۔

لہ صرف سال بھر میں اسیقدر محصول لیا جاتا تھا اور کسی قسم کا محصول نہ دینا پڑتا تھا
لہ مطلب یہ کہ وہ ٹیکس سے آزاد تھے اُن سے کچھ باز پرس نہ تھی ؛

خراج اور محصول اور بونے اور کاٹنے کے جتنے کام تھے سب اس کے متعلق ہوتے تھے۔
سلطنت میں مخبر پھیلے ہوئے تھے تاکہ اُس سے بُرائی بھلائی چھپی نہ رہے۔
سارا ملک انصاف سے معمور کر دیا جہاں کہیں ویرانہ تھا آباد کر دیا۔
چھوٹے بڑے سب میدان میں سوتے تھے بھیڑیا اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے
پہلوی زبان میں ایک فرمان جاری کیا اگر تو مجھ سے سنے تو بے تجھے پسند آئے۔
اول فرمان کی پیشانی معزز آدمی خدا پرست شہنشاہ کسریٰ کی طرف سے تھی۔
خاندان قباد کی پھلی پھولی شاخ جس نے بزرگی کا تاج سر پر رکھا ہے۔
خاصکر اُسی نے ہر ملک اور میدان کو آباد کیا ہے اسواسطے کہ منصف خدا نے اسکو شوکت بخشی
خراج اور محصول کے وصول کرنے والے اہلکاروں کے نام تھا جو تاج اور حکومت
کے سایہ کے دعاگو تھے۔
تمکو ہماری طرف سے مرتبہ کے موافق سلام پہنچے۔ اسکو جو اچھی نسل کے ساتھ ہنر بھی
رکھتا تھا ترقی دی۔
پہلے جب ہم کوئی بات شروع کریں تو جہان کے پیدا کرنے والے کی تعریف کریں۔
عقلمند اور دانا اُسے سمجھ جو جہان کے بادشاہ (خدا تعالیٰ) کا شکر ادا کرے۔
انسان سمجھے کہ وہ (خدا) ہم سے بے پروا ہے۔ اُسے پوشیدہ باتیں
بھی معلوم رہتی ہیں۔
جب وہ کسیکو سربلندی عطا کرتا ہے تو پہلے وہ اُسے بیبر چشمی عطا کرتا ہے۔

اس نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور وہ آپ حاکم ہے ہمیشہ ہر ایک علّے سے اعلیٰ ہوتا آیا ہے
خدا تک پہنچنے میں بادشاہ اور غریب برابر ہیں۔ عبادت کے سوا کسیکو بھی اور کام نہیں ہے
زمین کی گہرائی سے بلند آسمان تک آفتاب سے سیاہ پریشان دھول تک۔
چیونٹیوں کے پاؤں کے نشان تک بھی اُس (خدا) کی ہستی کے گواہ ہیں کہ ہم بندے ہیں اور وہ بادشاہ ہے۔
ہمیں سچائی کے سوا اور کسی بات کا حکم نہیں دیا۔ کمی اور کجی شیطان کا کام ہے۔
اگر اس پھیلے ہوئے جہان میں اس باغ اور میدان اور محل کے سوا میرا کوئی اور حصہ ہوتا تو بھی میرا دل[۱] انصاف اور محبت اور خندہ پیشانی سے ہر کام کے شروع کرنے کے سوا اور کسی چیز کی خواہش نہ کرتا۔
اب وہ ساری کی ساری زمین جو خاور سے باختر تک ہے۔
پاک خدا نے مجھے حکومت کے لیے روشن آفتاب سے سیاہ خاک تک دی ہے ہمیں مناسب نہیں ہے کہ انصاف اور محبت کے سوا کچھ اور کریں یا کسی کام کے لیے پیشانی پر بل ڈالیں۔
[۲] چرواہا بے پروا اور جنگل فراخ ہو تو ایک بکری بھی بھیڑیے سے نہ بچے۔

---

[۱] مطلب یہ کہ اگر رہنے کی جگہ کے سوا میرے پاس ملک اور دولت ہوتی تو میں بھی اسیطرح انصاف اور محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ کام کرتا ملک اور دولت کی خواہش نہ کرتا۔ گویا یہ امور سلطنت سے بھی زیادہ دلپسند اور عزیز ہیں
[۲] مطلب یہ کہ اگر میں بادشاہ ہو کر غافل رہونگا تو اتنی بڑی سلطنت میں رعیت ظالم لوگوں کے ہاتھ سے تباہ ہو جائیگی

ہمارے ماتحتوں اور ہماری آتش پرست رعایا میں سے کسی شخص پر ؛
خشکی میں زمین پر اور سمندر میں کشتی پر روشن دن یا رات کے وقت ؛
ان سوداگروں پر جو سمندر یا جنگل میں ہوں روپیہ رکھتے ہوں یا خوبصورت
موتی یا مشک ؛
[۱]اُنہر شتوریح کو بھی نہ چاہیے کہ آسمان پر ظاہر ہو کر انصاف اور محبت کے سوا کسی
اور طرح چمکے ؛
یہ خاندان اور سلسلہ اسی طرح پر چلا آیا ہے کہ باپ سے بیٹے کو تاج ملے ؛
دنیا میں انصاف اور بھلائی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ پوشیدہ اور ظاہر سب یکساں تھے
ہم نے تخت اور تاج کے لیے زمین پر محصول اور خراج اور نذرانہ مقرر کیا ہے۔
[۲]جب تمہارے پاس (قاصد) یہ فرمان لائیں تو وہ تمہاری مزدوریوں (تنخواہوں
کے ساتھ تمہیں مبارک ہو ؛

---

[۱] آسمان کو گولائی کے اعتبار سے مٹکا یا گول فرض کیا ہے۔ مطلب یہ کہ آسمان کی گول میں سے نکلکر یعنی آسمان پر ظاہر ہو کر مدعا یہ ہے کہ سب قسم کے آدمیوں پر خواہ وہ کہیں ہوں اور کسی حال میں ہوں اُن پر کوئی شخص زیادتی اور ظلم نہ کرے۔

[۲] اس شعر سے پایا جاتا ہے کہ اس فرمان میں کارداروں کی تنخواہیں بھی کھول لی گئی تھیں ؛

جو اس سے ایک درم بھی زیادتی کریگا تو وہ اپنے ایک دم پر ظلم کریگا۔
اُس خدا کی قسم جس نے مجھے تاج اور حکومت دی ہے کہ میں اسکی کمر تیز آرہ کی سا کاٹ ڈالونگا۔
زمانہ کی طرف سے اس کے سوا کوئی اور سزا نہیں جیسا بُرا بیج بوئیگا ویسا ہی پھل پائیگا۔
اس طریقہ اور اس دستور العمل کو سامنے رکھو۔ اس مبارک قانون اور رسم سے منہ نہ پھیرو۔
ہر چوتھے مہینے اس محصول کا ایک حصہ انصاف اور نرمی کے ساتھ طلب کرو۔
جس جگہ ٹڈیوں سے نقصان ہو جائے یا سورج کی تپش کھیتوں پر اثر کر جائے۔
یا آسمان سے برف اور آندھی آکر کسانوں کا نقصان کرے۔
یا برسات میں مینہ نہ برسے اور خشکی کے سبب کھیتی خراب ہو جائے۔
تو اس زمین اور کھیتی کا محصول نہ مانگو جب برسات کے بادلوں نے مینہ سے شاداب کیا ہے
بونے کا بیج اور محنت کی مزدوری کام کرنیوالوں کو خزانہ میں سے دو۔
اور جس زمین کا کوئی مالک نہو۔ مر گیا ہو اور اُس کا کوئی رشتہ دار اور مالک نہو۔
تو ایسی زمین ویران نہ پڑی رہنی چاہیئے جو ایران کے بادشاہ کے سایہ میں ہو۔
اسواسطے کہ دشمن خزانہ کو نام دھر لگا اُسے ایسی باتوں کا بہانہ ملجائے گا۔
جو کچھ اسے خزانہ سے مطلوب ہو دریغ نرکھو اسواسطے کہ خدا نے اسے اُس سے بے پروا بنا دیا ہے
کس لیے میری سلطنت میں کوئی جگہ ویران رہے اور اُسپر میری دولت کا سایہ نہو۔
جو شخص اس کام کا مہتمم ہو اور اُس نے اس کام کو مشکل اور ابتر جانا ہو۔
میں اسے زندہ سولی پر چڑھا دونگا۔ خواہ وہ بڑے مرتبے والا ہو یا کم درجہ کا۔

جو بڑے آدمی پہلے بادشاہ ہو گذرے ہیں اس امر میں اُن کا قانون اور ہی تھا۔
بُرائی بھلائی اہلکاروں کے اختیار میں ہوتی تھی ملک سواروں کے گھوڑوں کی
چراگاہ ہوتا تھا؛

عقل کو بیکار ڈالے رکھتے تھے۔ خزانوں کی بہتات سے سیر ہوتے تھے؛
مجھے خزانہ دیا اور رعیت میری فوج بنائی ہیں روپیہ پر نظر نہیں رکھونگا۔
جہان کی گنتی انصاف سے تلاش کرنی اور خاندانی آدمی کی قدردانی کا خیال رکھنا۔
میرے نزدیک اُس دشمن کے خزانہ سے زیادہ قیمتی ہے جو میرے ملک اور تخت کے لینے کی خواہش رکھتا ہے
وہ سپہ سالار جو آدمیوں کو روپے کے عوض بیچتا ہو اُس کو میرے دربار میں دخل نہ ملیگا۔
اس درگاہ میں اس کو مرتبہ حاصل ہے جو انصاف اور محبت اور قاعدہ اور قانون کا
پابند ہے؛

جب ہمارے ہوشیار اہلکاروں کی انجمن عالم کی کچہری میں ہوگی۔
اسوقت اگر کسی کی بات جھوٹی ثابت ہوگی تو اس کے بعد وہ ہمارے سامنے
کبھی عزت نہ پائیگا؛
ظالم کے ساتھ اگر مجھے محبت نہیں تو (کچھ عجب نہیں) اسلئے کہ تیندوا اور ظالم آدمی دونو یکساں ہیں
جس نے خدا کا رستہ ڈھونڈا اس نے دانائی کے پانی سے اپنی تاریک زندگی دھو ڈالی۔
اس درگاہ میں اسکی عزت ہوگی اور عالموں کے سامنے قدر ہوگی۔
اُس بیج سے جو اس نے بویا ہے بدلے کے طور پر خدا کی عنایت وہ دلکشا بہشت پائیگا؛

اسواسطے کہ ہم اس مال سے بے پرواہیں جو ملامت کے ساتھ جان گھٹا نیوالا ہے۔
جبکی خوراک فقیر کا گوشت ہو گا بیشک اسکی پرورش اسکی کھال سے ہو۔
ایسے بادشاہ سے تیندوا اچھا ہے جو شرم اور قانون اور مذہب کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔
ہمپر راستی کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔کسی کا دروازہ کیوں بیفائدہ کھٹکھٹائیں ؛
چھیوان ظلم اور ظاہرا انصاف کرتا جب ہم ایسے کا حال سنیں گے ؛
خدا کے نزدیک ناپسند ہو گا اور اس درگاہ میں اسکی کچھ قدر نہوگی ؛
اس شخص پر ہماری اور خدا کی طرف سے سلامتی ہو جس کی کوشش[۱] انصاف اور محبت کے ساتھ ہے۔
اے[۲] بادشاہ اگر تو منصف ہے تو تو دنیا میں یادگار رہیگا ؛
ہر شخص ہمیشہ اس بادشاہ کو مرحبا کہتا ہے جو ملک کو آباد رکھتا ہے۔
تو عقلمند اور ہوشیار اُسے سمجھ جو خدا تعالی کا شکر ادا کرے۔
ان بادشاہوں میں جو تخت اور تاج والے ہو گزرے ہیں اور خزانوں اور لشکر سے غنی تھے
نوشیرواں سے زیادہ عادل کوئی نہ تھا (خدا کرے) اسکی عقل ہمیشہ[۳] جوان رہے ؛
نہ بہادری میں اس سے زیادہ ہنرمند تھے نہ تخت اور تاج اور دانائی میں۔

---

۱ تارو پود بمعنی تانا بانا مجازاً کوشش ؛

۲ یہاں سے مصنف شاہنامہ فردوسی علیہ الرحمۃ اپنی بادشاہ محمود غزنوی سے مخاطب ہو کر کلام کرتا ہے

۳ عقل سے قانون اور آئین مراد ہے اور جوان رہنے سے رائج اور بسیر عمل درآمد رہنے سے مطلب ہے

نوشیرواں کا ایرانیونکو نصیحت کرنا اور بادشاہوں کا اسکے فرمان کو مان لینا

جب اندھیری رات کی زلف غائب ہوگئی اور سورنجان کا شگوفہ ظاہر ہوا (رات گذر کر صبح ہوئی)-

تو نوشیرواں تخت پر بیٹھا دل خوش اور شاد تھا اور اقبال زور پر تھا-

خلقت دیکھنے کے لیے آئی اور ہر شخص جو ملک میں انصاف کا طالب تھا-

بادشاہ نے پکار کر کہا کہ خدائے پاک کے سوا اور کسی کو مددگار نہ سمجھو-

اسواسطے کہ وہی جاننے والا اور وہی رستہ بتانیوالا ہے اور وہی دونوجہان میں دستگیری کرنیوالا ہے

تم تخت اور تاج سے نہ ڈرو. ہر شخص کیلیے دربار کھلا ہے-

جو کوئی دن میں یا رات کو آئے- اے لوگو تم حال بیان کرنے سے لب کو بند نہ رکھنا-

خواہ ہم جلسہ میں شراب پی رہے ہوں خواہ ہم مشیروں کے ساتھ صبح سے مشورہ کر رہے ہوں-

چوگان بازی میں یا شکارگاہ کے جنگل میں ہمارے پاس آنے کیلیے تمہارا رستہ کھلا ہے

سوتے اور جاگتے اور تکلیف اور آرام میں تم میں سے اس درگاہ سے کوئی واپس نجائے

مگر اسوقت جبکہ ساری آرزوئیں پوری ہوجائیں تم میں سے کوئی شخص مجھ سے ناراض ہوکر

میرا دل اسوقت خوش و خرم ہو جب کہ میں مظلوموں کا رنج دور کردوں-

ایسا نہو کہ میرے اہلکاروں میں سے میری فوج اور میرے پیشکاروں میں سے

کوئی دکھیا دل کے ساتھ سوئے کہ اُس کے درد سے مجھے نقصان پہنچے۔

کوئی پوشیدہ امر اگر تھوڑا سا بھی ہوگا تو تجھ سے خدا تعالےٰ ضرور پوچھیگا۔

جہان کا محصول اور خراج رہگیا ہے جیسا کہ محاسب نے ہماری درگاہ میں لکھ بھیجا ہے۔

وہ تم سے سونا چاندی بھی طلب نکرینگے آیندہ تم مجھ سے خوف زدہ ہوکر نہ سونا۔

دربار کے مکان میں مرحبا کا غل مچا اور زمین سے سورج تک پہنچا ۔

کہ نوشیرواں حکومت کے ساتھ زندہ رہے ساری عمر شاہنشاہی کا تاج اسکے سر پر دھرا رہے۔

اس سے تخت اور جگہ خالی نرہے۔ یہ وہ نامور شاہی تاج کا مالک ہے۔

سب خوش و خرم ہوکر چلے گئے۔ تمام روئے زمین بہشتی باغ بن گئی۔

ملک میں کوئی کسیکو پریشان نہ پاتا تھا اور وقت پر بادلوں سے بارش ہوتی تھی۔

دنیا بہشت جیسی آرام کی جگہ بن گئی۔ باغ میں ابر نے لالا اُگا یا ۔

جنگل میدان اور کھیت چراغ کی مانند روشن اور باغ سورج جیسے اور سبزہ زار باغ کی مانند بن گئے۔

روم اور ہندوستان میں خبر پھیل گئی کہ ایران کا ملک رومی پرند بنگیا۔

بادشاہ نے ملک کو فوج اور انصاف سے روشن چاند کی مانند آراستہ کیا ہے۔

دنیا میں ایسی مشہور بادشاہ کے سوا اور کوئی اُسکی فوج کا شمار نہیں جانتا۔

سب کے سب زندہ دل اور لڑائی کے سامان سے آراستہ ہیں سب دنیا کو رونق دینے والے اور غیرت اور عزت دار ہیں ۔

ہر ملک کے بادشاہ حیران ہوئے اور نوشیرواں کی طرف سے اُنکی جانیں سہم گئیں۔
ہندوستان اور چین سے قاصد آئے۔ سب نے بادشاہ پر آفریں کی۔
انہوں نے اپنے میں اس کے مقابلہ کی تاب نہ دیکھی اس کا خراج نذرانوں کے ساتھ
آسانی سے قبول کر لیا ؛
سب نے عاجزی اختیار کی۔ توڑے اور غلام طلب کئے ؛
قاصدوں نے سنہری عصا[۵۳] اور سنہری تاج لیکر سفر اختیار کیا۔
شہنشاہ کسریٰ کی درگاہ میں آئے اور شاہانہ خراج اور تحفے لیکر آئے۔
غلاموں توڑوں اور داخل ہونے کی اجازت چاہنے والوں کی کثرت سے
دربار بہشت کی طرح آراستہ بن گیا ؛
اسی حالت پر کچھ زمانہ گزر گیا۔ اور ایران کے بادشاہ کے ساتھ محبت سے پیش آتا رہا۔

روم کے بادشاہ قیصر کے ظلم کی فریاد لیکر نوشیرواں کے پاس منذر تازی کا پہنچنا

جب منذر بادشاہ کے پاس آیا۔ سب سرداروں میں اسکے لیے رستہ چھوڑ دیا

[۵۱] نذر نذر کا فاعل وہ بادشاہ اور دالیان ملک ہیں جنہوں نے قاصد بھیجے ہیں۔
[۵۲] اپنے اپنے خزانوں میں سے نذر بھیجنے کے لیے روپے کے توڑے منگائے۔
[۵۳] عصا اور تاج سامان پیشکش سے مراد ہے۔

بادشاہ نے انکا حال پوچھا اور خوش ہوا۔ اسکے دیکھنے سے آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوئی ؛

جہاندیدہ منذر نے بولنا شروع کیا اور ملک روم اور قیصر کی کیفیت بیان کی
اس سے کہا کہ اگر ایران کا بادشاہ اور بہادروں کا مددگار اور محافظ تو ہی ہے۔
تو رومی کس لیے حکومت کر رہے ہیں اور بہادر سواروں کے میدان میں سوار بنے پھرتے ہیں ؛

اگر تخت پر قیصر بادشاہ ہوگا تو ضرور عزت دار ہلاک ہو جائیں گے۔
اس کا وزیر اگر لائق ہو تو بادشاہ ہم جیسے فریاد خواہ نپائے (اسکا وزیر بھی ویسا ہی نالائق ہے)
جنگی سوار رومی سواروں کی نسبت لڑائی کی کارگذاری میں اچھے ہیں۔
منذر کی بات سنکر بادشاہ خفا ہوا کہ قیصر مغرور ہے۔
فوج میں سے ایک خوش تقریر جوان چھانٹا جو قیصر کی بات سنکر سمجھ سکے ؛
اس سے کہا ابھی روم کو جا آبادی میں بھی کہیں نہ ٹھہرنا ؛
قیصر سے کہنا کہ اگر تجھ میں عقل نہیں تو تیری سمجھ سے تیرا مغز سزا پائیگا ؛
اگر لڑنے والا شیر گورخر پر دوڑتا ہے تو کھاری سمندر میں بھی وہ شیر اس کے کباب لگا لیتا ہے ؛

لہ یعنی جس طرح شیر گورخر کو کھا جاتا ہے اسی طرح کسریٰ تجھ پر حملہ آور ہو کر تجھے نچھوڑیگا ؛

مجکوعہ منذر کی دادرسی کافی ہے کہ وہ گدکے پاس بیٹھا ہوا ہے۔
اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو امتیاز کر۔ اگر تو ملک رکھتا تو بھی انصاف لازم ہے
چونکہ میں ملک اور ولایت کا بخشنے والا ہوں اور دنیا میں سر بلند اور ممتاز ہوں۔
میں وہی کام کرونگا جو میرے لایق ہے۔ اس بات پر نہ رہونگا کہ اس پر کوئی
ہوا چلے ؛

اگر تو دشمنی سے عربوں پر حملہ کرے تو ذرا اپنی حالت پر بھی غور کرلے۔
اور پھر اس بات کو سمجھ لے کہ مجھے وہ سلطنت حاصل ہے جو زمین کی تہ سے
آسمان کی بلندی تک ہے ؛
اگر میں روم پر فوج کشی کروں کا تو تیری لوہے کی تلوار موم کے مانند نرم ہوجائیگی۔
قاصد نوشیرواں کے پاس سے بہتے ہوئے پانی کی طرح بہت جلد آیا۔
قیصر کی خدمت میں پہنچا اور اسکا پیغام دیا۔ کم مایہ قیصر نے انصاف کا نام سُنکر پیچ و تاب کھایا۔
اسنے دھوکہ بازی کے سوا کوئی جواب نہ دیا اسواسطے کہ وہ بلندی سے نشیب کو بہت
دور سمجھتا تھا ؛

لہ مطلب یہ ہے کہ منذر تیرے ماتحت یا تیرے ملک میں ایسی خطرناک حالت میں ہے جیسا کوئی شخص گدھ کے
قریب ہو کہ وہ گدھ اس شخص کی ہلاکت اور خورش کا منتظر ہو۔ اسلیے منذر کی دادرسی ہونی ضرور ہے
کہ یعنی میں منذر کو تکلیف پہنچنے کا انتظار نہ کرونگا فوراً چڑھائی کرونگا سہ گاؤ سے گاؤ زمین اور
برج ماہی سے برج حوت جو آسمان پر ہے مراد ہیں ہکہ یعنی وہ خیال کرتا تھا کہ میرے عروج کو زوال آنا مشکل ہے

یہ کہا کہ بیوقوف فریادی (منذر) کی اُس بات کا یقین کر جو قابل یقین ہو۔
اگر بیہودہ منذر فریاد کرتا ہے تو وہ اسی طرح بُرائی پر آمادہ ہے۔
اگر اب دشت نیزہ وراں میں - سے اس کنارہ سے اس کنارہ تک کوئی فریاد کریگا۔
تو میں اس زمین کو جو بلند ہے برابر کر دونگا اور اس خشک جنگل میں دریا بہا دونگا۔
قاصد یہ سنکر غبار کی طرح (اڑا) آیا اور قیصر کی ساری باتیں بیان کیں ؛
کسریٰ ناراض ہوا اور وزیر سے بولا کہ قیصر کا مغز عقل سے لگاؤ نہیں رکھتا۔
میں اسے دکھا دونگا کہ حکومت کس کے لیے ہے۔ ملک لینا اور لڑنا اور عہد کرنا
کس کے لیے ہے؟
حد سے بڑھنے اور غرور کرنے اور اس کوشش اور لوٹ اور حملے سے ؛
جسقدر کہ اب ہے اس سے زیادہ شرمندگی وہ اٹھائیگا جو رات کو دونوں ہاتھ آگ کے
نیچے رکھیگا ؛
حکم ہوا اور بگل بجا۔ ہر طرف سے فوجیں ایک مقام پر آکر جمع ہوگئیں ؛
دار الخلافہ سے نقارہ کی آواز بلند ہوئی۔ زمین سیاہ اور ہوا کالی بن گئی۔
اُس نامی لشکر میں سے ایک لاکھ تلوار یے سوار چھلنے۔
وہ بھاری فوج منذر کے حوالہ کی اور حکم دیا کہ دشت نیزہ وراں کی راہ سے
جنگجو فوج کو روم کے ملک میں لیجائے تاکہ وہ اس سرزمین کو خاک سیاہ بنادیں۔

۱؎ جو شخص دونوں ہاتھوں سے آگ اچھالیگا وہ خود نقصان اٹھائیگا۔

اسواسطے کہ میں اگرچہ نیا بادشاہ ہوں مگر اس لڑائی میں یکتا نامور ہوں ؛
روم کے ملک اور رومیوں کا کچھ خوف نکر میرے نزدیک رومی اور خاک کی مٹھی برابر ہیں ۔
اب میں ایک خوش تقریر قاصد ایران سے اُسکے پاس بھیجتا ہوں ؛
شاید تجھے اس کے بعد کوئی تکلیف پہنچے تو میں قیصر ہی کے پاس روم کا رہنا پسند کرتا ہوں ؛
درگاہ سے ایک محرر کو بلایا اور قیصر کے نام ایک خط لکھا ۔
عالی نسب بادشاہ نوشیرواں کی طرف سے کہ وہ جہان کا فتح کرنے والا اور کیقباد کے نام کو شہرت دینے والا ہے ؛
روم کے بادشاہ قیصر کے نام ۔ کہ وہ اس آباد ملک کا فرمانروا ہے ۔

شاہ کسرےٰ کا خط قیصر روم کے نام

پہلے خط کے شروع میں تعریف کی اور خدا کے سوا اور کی توصیف و ثنا کی ۔
پھر نیوالے چاند اور سورج کا مالک وہی ہے اسی کی طرف سے فتح اور قدرت ہے ۔
وہی ہے جو پھر نیوالے آسمان کی رائے سے باہر ہے خواہ وہ قہر نازل کرے خواہ مہربانی
اگر تو روم کا بادشاہ یا سردار ہے عربوں پر ہرگز ظلم نہ کرنا ۔
اگر تو بھیڑیے کے چنگل سے بھیڑ کو چھڑا ئیگا تو تو جانتا ہی ہے کہ اس سے بہت بھاری تکلیف اٹھائیگا

اگر تو منذر کے مقابلہ پر فوج بھیجیگا تو میں تیرے پاس لشکر اور تاج اور ملک
پہنچوڑونگا۔
اگر کوئی ماتحت غرور کریگا تو وہ ہماری تلوار سے سزا پائیگا:۔
تو اس زمین سے بالشت بھر بھی آگے نہ بڑھنا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اقرار نامہ قایم رہے
اگر تو بڑھیگا تو میں اس اقرار سے پھر جاؤنگا اور تیرے سر اور ملک کو پامال کردونگا۔
تخت اور حکومت کے مالک (خدا) کی طرف سے اسپر آفریں ہو جو ظلم سے فساد برپا نکرے
خط پر شاہی مہر لگائی اور دربار میں سے ایک سوار چھانٹا۔
جیسا چاہیے تھا ویسا ہی خوش تقریر جہاندیدہ بہادر اور سمجھدار تھا۔
قاصد بادشاہ کا خط لیکر نامور قیصر کے پاس پہنچا:۔
اسکو شاباش کہا اور خط دیا اور کسرا کا پیغام اُسے سُنایا:۔
(قیصر نے) پیغام سُنا اور خط پڑھا پیچ و تاب کھایا اور حیران رہ گیا۔
کسرے کے پیغام سے وہ سربلند بادشاہ چیں بہ جبیں ہوا اور چہرہ زرد پڑگیا۔

نوشیروان کا خط قیصر کے پاس پہنچنا اور قیصر کا جواب خط بھیجنا

منشی نے خط پڑھا اور جواب لکھا۔ اور اسمیں ساری بُرائی بھلائی جتائی۔
خط کی پیشانی جب روشنائی سے سیاہ بن گئی تو پہلے خدا کی تعریف کی

کہ وہ پھیلے ہوئے آسمان کا لکھنے والا ہے۔ اُسکی طرف سے لڑائی اور راحت اور محبت ہے

وہ دنیا میں ایک کو بادشاہ بناتا ہے اور اس سے لائق آدمی کو اسکی خدمت میں کمر بستہ

کھڑا کرتا ہے ؛

اگر پھرنیوالا آسمان بھی تیرے اختیار میں ہے اور مشتری ستارہ بھی تیری تلوار کے

قبضہ میں ہے ؛

تو دفتر کو دیکھ کہ رومی نسل کے بادشاہوں نے کیانیوں کو کبھی خراج نہیں دیا ؛

اگر تو بادشاہ ہے تو میں کچھ کم نہیں ہوں تیری طرح سربلند اور تاج اور ملک کا مالک ہوں

ہاتھی کے پاؤں اور نقاروں کی آواز کے خوف سے تھوڑے ہیسے وقت تک کیا افسوس

کرنا چاہیئے ؛

میں تو اب تم سے خراج اور نذرانہ بھی نہیں مانگتا - اور روم کے مقابلہ کی تاب کون

رکھتا ہے ؛

تو نے سنا ہے کہ سکندر نے ایران کا کیا حال سنایا تھا - وہ نڈر بادشاہ ہم میں ہی تھا

سکندری تلوار ابھی چھپی نہیں - ایسے معاملہ میں تو ہمارا کیا کر سکتا ہے -

یکبخت ساری چیزیں برباد کر دی تھیں - وہ زیادتی ہو چکی ہم اسے بھی اختیار

نہیں کرتے ؛

وحشت سوار ایں نیزہ وران کہ ہم اس سرے سے اُس سرے تک برباد

کر دینگے -

سورج[ا] نے فقط نوشیرواں ہی پیدا نہیں کیا پھرنے والے آسمان سے وہ کنجی کوئی اور بھی لے سکتا ہے :۔

بڑے سے بڑے بادشاہوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوتا جو دنیا میں اپنی ساری مرادیں پائے ۔

قاصد کو کچھ جواب نہ دیا اور کسرے کے غصہ کو ذرا خاطر میں نہ لایا ۔
جب[ع] خط پر مہر لگا دی تو کہا کہ میرے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور چلیپا دونوں ہیں
قاصد نے اُسے کچھ جواب نہ دیا اُسے جھلایا ہوا دیکھا اور اسکا جواب بھی پریشان پایا ۔
شاہ ایران کے پاس غبار کی طرح اُڑا ہوا آیا اور قیصر کا پیغام کہہ سنایا ۔
بادشاہ نے جب وہ خط پڑھا تو زمانہ کی گردش پر افسوس کیا ۔

[ا] یعنی تم ہی ایک ایسے نہیں ہو جو ملک فتح کر سکتے ہو بلکہ تقدیر جسے چاہے اسے بڑھا سکتی ہے اور ایک سے ایک زبردست پیدا کر سکتی ہے :۔

[ع] چلیپا وہ نشان جو سولی کی نقل ہے اور عیسائی لوگ اسے متبرک تصور کر کے اپنے پاس رکھتے ہیں اکثر گھڑی کی زنجیروں وغیرہ میں پڑا رہتا ہے اسکی صورت یہ + ہے :۔
اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سولی پر شہادت پانے کی یادگار عیسائی خیال اور یقین میں سمجھی جاتی ہے :۔
مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اور چلیپا دونوں میرے مددگار ہیں :۔

قیصر سے لڑائی کے لئے کسرے کی روانگی

سارے عقلمندوں اور سرداروں کو بلایا - اور اُس خط کی بابت مشورے کئے
تین دن تک صلاح کاروں سے صلاح لیتا رہا - قوموں کو پامال کرنیوالے
سردار بھی شریک تھے ۔
چوتھے دن بادشاہ کی رائے اسبات پر قایم ہوئی کہ قیصر کی لڑائی کے لیے فوج روانہ
درگاہ سے نفیری کا غل اٹھا نقارے اور پیتلی ہندے کے ڈھول بجنے لگے ۔
وہ آرام کرنے میں دیر نہ لگاتا تھا - رومی کے ساتھ لڑنے کا قصد کیا تھا ۔
فوج ساتھ لی اور سامان باندھا اپنے نیک توفیق دینے والے خدا کو یاد کیا ۔
ایسا غبار اُٹھا گویا آسمان نے اپنا منہ نیلی چادر میں چھپا لیا ۔
زمین کی سطح مغلوں سے ڈھک گئی - سرخ پھریروں سے ہوا لعل جیسی سرخ بن گئی
زمین پر مچھر کو بھی جگہ نہ ملتی تھی اور خلا میں ہوا کی گزر کا راستہ نہ رہتا تھا ۔
سواروں کے جوشنوں اور ہاتھیوں کے عماریوں سے زمین دریائے نیل کی مانند بن گئی تھی
بادشاہ کا دیانی جھنڈے کے ساتھ تاج اور سنہری جوتے پہنے جاتا تھا ۔
انکی آواز دو دو میل تک جاتی تھی - آگے کی فوج میں ہاتھی اور نقارے تھے ۔
پچھلی اور اگلی فوج میں بہادر لوگ تھے - تبریز تک تیز رفتاری کے ساتھ گئے ۔
جب اسکی آنکھ آتشکدے پر پڑی تو دور ہی سے پیدل ہو گیا اور گھوڑا چھوڑ دیا ۔

پاک قاعدہ کے موافق برسم[۱] مانگا - دونو گالوں کو دونو آنکھوں کے آنسوؤں سے تر کیا
آتشکدہ کے اندر جھک کر آیا - لوگوں نے ایک سنہری جگہ بنائی -
اس جگہ پر زند[۲] اور اُستا[۳] کو رکھا - عالم نے انکو پکار کر پڑھا -
بہادر اور آتش کدہ کے خدمتگار خاک پر سامنے لوٹ رہے تھے - تمام دامن چاک کر رکھے تھے
معزز لوگوں نے اس پر موتی بچھا ور کئے - زمزمہ[۴] کے ساتھ آفریں کہی -
جب نزدیک پہنچا تو بادشاہ نے تعریف کی خدا کے آگے عاجزی کی ؛
اس سے فتح اور دست قدرت انکی اور اپنے دل کو انصاف کی راہ دکھانیکی خواہش کی ؛
خدمت گزاروں کو انعام دیئے - اور جہاں کہیں فقیر دیکھے انہیں بھی دیئے -
آتشکدہ کے سامنے خیمہ لگایا - لشکر نے ہر طرف صفیں باندھ لیں -
ایک عقلمند منشی کو بلایا اور کچھ دیر تک مناسب باتیں کیں -
ایک خط ایران کے حاکموں کے نام دلجوئی کے ساتھ لکھا -
کہ ڈرتے رہو اور ہشیار رہو اور ملک کو دشمن سے بچائے رکھو -
رئیس اور پہلوان جو جو ہیں سب کے سب ماتحتوں کا انصاف کرو -
جسقدر فوج کی ضرورت ہو جمع رکھو تاکہ دشمن کو کوئی موقع نہ ملے -
جبتک میرا جھنڈا نظر نہ آئے بے فکر ہو کر نہ بیٹھنا چاہیئے -

---

[۱] ایک چیز ہوتی ہے جسے آتش پرست لوگ آتش پرستی کے وقت ہاتھ میں رکھتے ہیں
[۲] زردشت کی کتاب [۳] ژند کی شرح [۴] ان کلیات کو کہتے ہیں جو آتش پرست لوگ بطور مناجات اور خدا کی حمد و ثنا اور نہانے دھونے کے وقت پڑھتے ہیں ؛

جب آتشکدہ سے روم کی طرف چلا تو اسکی آمد آمد کی خبر سارے ملک میں پھیل گئی۔
جس نے اطاعت قبول کی وہ حاضر ہوا۔ باقی لوگ اس ملک کے میدان سے نکل گئے
بادشاہ کے پاس بہت سے سردار تحفے اور تصدق کرنے کی چیزیں لیکر حاضر ہوئے۔
یہ حالت ہوئی کہ ہر شب کو ہزاروں سردار بادشاہ کے پاس آتے۔
جب قریب پہنچا تو لڑائی کا سامان تیار کیا اور فوجکو روپیہ بانٹنا شروع کیا۔
بہرام کا بیٹا شیرو اسکا سپہ سالار تھا۔ لڑائی کے باب میں اسکی رائے بادشاہ کی رائے کے موافق تھی
اپنی فوج کا بایاں بازو فرہاد کو دیا اور اسکو بہت سی باتیں سمجھا دیں۔
جبکہ خود بہادر بادشاہ سوار ہو کر دائیں بازو پر فوج کے آگے کھڑا ہوا۔
قلب کی فوج میں مہران قایم ہوا لڑائی میں جس کے اوسان بدستور رہتے تھے۔
خراد کے بیٹے ہرمز کو اول کی فوج دی اور اسکے جان اور دل کو دانائی سے بھر دیا۔
ہر طرف مخبر روانہ ہوئے تاکہ بھید چھپے نہ رہیں۔
فوج میں سے تجربہ کار لوگ بلائے۔ بہت سی عمدہ عمدہ نصیحتیں اور باتیں بیان کیں
یہ کہا کہ اے بہادروں اور پہلوانوں کے بے انتہا لشکر۔
اگر تم میں سے کوئی بھی میرے طریقہ سے پھریگا اور میری مرضی کے خلاف کوئی کام کریگا
کسی غریب آدمی کو تکلیف پہنچائیگا یا ان عزت داروں کو جو مالدار ہیں۔
یا اگر کسی زردار کی طرف نظر ڈالوگے یا کوئی ناپسند کام کروگے۔

۵۱ دوسرا مصرع یوں صحیح ہے کہ درجنگ یارا ے ادرام بود۔

یا کسی زمیندار کو پامال کرو گے یا فوج سے آگے بڑھ جاؤ گے۔

تو اسی خدا کی قسم ہے کہ جس نے تخت اور طاقت عطا کی ہے اور وہ مریخ اور زحل
اور سورج کا مالک بھی ہے۔

کہ فوراً تلوار سے اس شخص کے دو ٹکڑے کر دونگا اگرچہ وہ ستارہ کی طرح بادل میں
چھپ جائیگا۔

فوج کے آگے یین ڈوری میں ہوں۔ قلب کی فوج کا سردار ہوں

ہاتھیوں اور فوجوں اور سامانوں کا محافظ کبھی دائیں بازو پر اور کبھی بائیں
بازو پر میں ہوں۔

خواہ میں خشکی پر ہوں خواہ پانی میں لڑائی کے وقت آرام اور خواب نہیں کرونگا۔

شہرزاد نامی ڈھنڈورچی نے کسریٰ کی وہ سب باتیں یاد کر لیں۔

دوڑا ہوا آیا اور سارے لشکر میں پھر گیا ہر ایک خیمہ اور ڈیرہ میں کو گذر گیا۔

پکار کر کہا کہ اے بے انتہا فوج ہوشیار بادشاہ کا یہ حکم ہے۔

کہ اگر کوئی اس بدنصیب ملک کی طرف انصاف اور محبت اور عقل کے خلاف
نظر اٹھائے گا۔

تو جب وہ خدا کے حکم سے باہر ہو جائیگا۔ اسی کالی زمین پر اسکا خون بہایا جائیگا

بادشاہ نے ڈھنڈورچی کے کہنے پر اطمینان نہ رکھا نہ روشنی میں نہ اندھیری رات میں

سلہ اس شعر میں نام غلط ہے نام ہونا چاہیئے۔

راستہ میں لشکر کے چاروں طرف پھرتا تھا سارے برُے بھلے کو تاڑتا تھا۔
لوگوں کی حرکتوں سے واقف ہوتا تھا اور برُے بھلے لوگوں کو اچھوتا نہ چھوڑتا تھا
راستہ کے اندر فوج میں سے جو کوئی مرجاتا تھا اُسے اسی جگہ دفن کردیتے تھے۔
اگر اُس کا سونا چاندی کمان اور کمند اور خود اور ٹیکا باقی رہتا تھا۔
تو اچھا برا سب نعش کے ساتھ زمین میں دفن کردیا جاتا تھا کوئی چیز قبر میں اس سے الگ نہ ہوتی تھی۔
لوگ تعجب کرتے تھے کہ نوشیرواں نے کیسی بزرگی پائی ہے۔
جہاں کہیں لڑائی پیش آتی تھی اُسکی عقل اور ہوشیاری قائم ہوتی تھی۔
ایک راست گو قاصد کو طلب کرتا جو دشمن کے پاس معاملہ کی صفائی کے لیے جاتا۔
اگر انصاف کا راستہ اختیار کرتے تو وہ عقلمند بادشاہ زیادتی نہ کرتا تھا۔
اور اگر کوئی لڑنے پر آمادہ ہوتا تو اس سے لڑتا اور بہادری کے غصہ میں بھر جاتا۔
ساری ملک اور زراعت کو برباد کردیتا تھا ملک کو انصاف اور تلوار سے لیتا تھا
بادشاہ کی رائے سورج کی مانند تھی جو خشکی اور تری پر برابر چمکتا ہے۔
کسی سے بھی روشنی کو نہیں روکتا جب پھرنے والا آسمان سے بادل ہٹ جاتا ہے۔

لہ نہنگ دشمن سے مراد ہے۔ مطلب یہ کہ جس طرح بہادر آدمی کا غصہ نہنگ کی تباہی کا باعث ہوجاتا ہے اسی طرح دشمن کا انجام ہوتا تھا۔

اُس نے اُسے وہی بخشش اور وہی رنگ اور بو وہی آبدار موتی اور وہی آبجیات دیا
کسی سے عظمت اور رونق کو نہیں رو کتا چمکنے والا اور دل کو روشن کرنے والا
صرف وہی ہے ؛

انصاف اور عقل اور رعب والا پادشاہ جہان کو قبضہ میں رکھتا تھا۔

چونکہ لڑائی اور بخشش اس کے نزدیک ایک کھیل تھا اسی لئے اسکو اسقدر سر بلندی
حاصل ہوتی تھی ؛

اگر ہاتھی اور شیر بھی اسکے سامنے آجاتے تو ایک دن سے زیادہ لڑائی کی تاب
نہ لا سکتے تھے۔

خود اور زرہ پہنے ہوئے جو فوج اسکی فوج کے مقابل لڑائی کے لیے آتے۔
یا تو فوراً مارے جاتے تھے یا فتحمند بادشاہ کے قیدخانہ میں قید کئے جاتے تھے۔

روم کے راستہ میں کچھ قلعوں کو نوشیروان کا فتح کرنا

جب اسی طرح وہ اُس بستی تک آیا کہ جس شہر کا نام شوراب تھا
اور بادشاہ سرحد ایران سے نکلکر روم میں آیا تو اُس شوراب شہر میں ایک جگہ مقام کیا
ایک قلعہ آسمان سے باتیں کرتا ہوا دیکھا۔ آدمیوں اور لڑائی کے سامانوں
اور اسباب سے بھرا ہوا تھا ؛

سنگ خارا کی بنیاد دریا کی گہرائی میں ڈالی تھی قلعہ کی بلندی بادلوں سے ملی ہوئی تھی

فوج قلعہ کے گرد آئی اور اندر جانے کا راستہ پنایا۔
اس کے چاروں طرف نقب لگائے وہ جاثلیق[1] کا قلعہ بنیاد سے اکھڑ کر گر پڑا
ہر طرف سے قیامت کا ساغل اٹھا اور نکل جانے اور بھاگنے کا کوئی راستہ پنایا۔
جب چمکتا ہوا سورج آسمان پر سے چلا گیا۔ تو وہ قلعہ میدان کی مانند ہو گیا۔
سواروں کے غل اور سپاہ کا غبار آگ کا دھواں بنکر چاند تک پہنچا۔
سارا قلعہ آدمیوں کے بغیر تھا۔ وہاں کے لوگوں کے بے سر بدن اور جگہ تھے
پناہ مانگنے کا شور اور عورتوں کی فریادیں ڈھول بجانیوالونکے ڈنکے کی چوٹ سے
زیادہ تیز تھیں ×
اُن میں جو جو مالدار تھے اور خزانوں اور دلیریوں میں مشہور تھے۔
انکو باندھ لیا اور ہاتھیوں پر لاد لیا۔ شور ہوا اور پناہ چاہنے کی فریادیں پیدا ہوئیں
لڑائی کے وقت کسی پر رحم نہ کیا اور امن کے وقت خزانے اور روپے نہ چھوڑے
وہاں سے فوج آگے بڑھائی۔ راستہ میں ایک اور قلعہ نظر پڑا۔
جس میں قیصر کا خزانہ بند تھا۔ اس قلعہ کا محافظ دولت مند تھا۔
اس قلعہ کا نام آرائش ردم تھا۔ کسرے کے ہاتھوں اسکی قسمت پھوٹ گئی۔
ہوشیار بادشاہ نے اس قلعہ کو دیکھا۔ ابھی تک اس قلعہ میں فوج داخل نہیں ہوئی تھی
حکم دیا کہ تیر برسائیں۔ موسم بہار کے اولوں کی کیفیت دکھائیں ×

[1] آتش پرستوں کے رئیس کا لقب ×

سرداروں نے بہادری سے قلعہ لے لیا۔ شہر اور قلعہ کو آگ لگا دی۔
قلعہ کے اندر کوئی جاندار نہ رہا۔ اس زمین اور مقام پر کانٹا اور تنکا تک نہ رہا
قیصر کا سارا خزانہ لوٹ لیا۔ فوج کو توڑے اور خلعت دیئے۔
اس شہر میں قیامت برپا کر دی اس قلعہ کے سارے آدمی نکل بھاگے۔
مرد عورت بچوں بوڑھوں نے فریاد کی۔ بوڑھے اور جوان لوگوں نے جلسہ کیا۔
عالیقدر بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے۔ فریاد اور عذر کرتے ہوئے حاضر ہوئے
کہ سردار اور خزانچی اور خزانے سب تیری ملک ہیں۔ روم میں ہمارے فائدے
اور نقصان (آرام اور تکلیف) تیرے قبضے میں ہیں۔
ہم تجھ سے خالص جان کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تیری شان اور تاج کے غلام ہیں
بادشاہ نے فرمایا کہ قتل نکریں اور انکو بہت کچھ عطا کیا۔
وہاں سے فوج کو کوچ کا حکم دیا اور آرائش روم سے آگے بڑھا۔
کسی نے آکر کہا کہ قیصر نے فوج بھیجی ہے ابھی آتی ہوگی۔

قیصر کے سپہ سالار فرفوریوس سے نوشیرواں کا لڑنا اور شکست دیکر قالینوس اور انطاکیہ کا فتح کرنا

جب سُنا کہ بہت بڑی فوج آتی ہے اور سب نیزہ دار اور جوشن پہنے ہوئے ہیں
تو بادشاہ نے جو کچھ سنا تھا اپنی فوج کو کہہ سنایا تاکہ فوج ہر ایک بات سے واقف ہو جائے۔

لوہے کے پہاڑ کی طرح آگے روانہ ہوئے - غل ہوا اور بگل بجا -
ایک تجربہ کار مخبر بادشاہ کے پاس آیا اور کہا -
کہ قیصر نے اپنے سرداروں اور بہادروں کی فوج مقابلہ کے لیئے بھیجی ہے -
اسکا افسر ایک زبردست پہلوان ہے ساری فوج بھیڑیوں کی طرح لڑائی کی مشتاق ہے
اُسے رومی زبان میں فرفوریوس کہتے ہیں وہ ایک سربلند سردار نقارے اور[1]
دھونسہ کے ساتھ ہے -
جب ہوشیار بادشاہ کے پاس یہ بیان کیا گیا تو دور سے فوج کا غبار اُٹھتا ہوا نظر آیا
بادشاہ نے اُس سے ہنسکر کہا کہ ہم سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے -
کہ پہلے ہی سے لڑائی کے لیے تیار ہو لئے تھے ہم اس فکر سے ذرا بھی خالی نہیں رہے
کَے خاندان کے بادشاہ نے مُنہ پر جھاگ لاکر[2] حکم دیا کہ فوج کی صفیں قائم کریں -
فوج کے مقابلہ پر ایسی فوج آئی جسکی گرد سے ہوا کا رستہ بھی رُک گیا -
ایک زبردست فوج کا ہجوم ہوا سب تلوار لیے بہادر جوان تھے -
سب کے سب لڑائی پر مضبوط کمریں کسے ہوئے تھے - عزت دار عقلمند اور سردار لوگ تھے
تلواروں کو خون کی آب دے رکھی تھی - وہ تلواریں بادل کے کاٹنے
والی تھیں ؞

---

[1] بوق و کوس خاص شاہی فوج کے نشانات سے مراد ہے مطلب یہ ہے کہ وہ خاص قیصری فوج کا سپہ سالار تھا
[2] جھاگ لانے سے غضبناک ہونا مراد ہے ؞

فوج کو اس سے زیادہ دیر نہ لگتی تھی کہ جتنی دیر میں شیر شکار کو دبوچ لیتا ہے۔
ہر طرف رومیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے تھے۔ باقی زخمی ہوکر میدان سے بھاگ گئے تھے
فر فوریوس لڑائی سے عاجز آگیا۔ اسکا جھنڈا چھٹ گیا اور دھونسہ اوندھا بن گیا۔
ایرانی سوار اُن شیر دن جیسے تھے جنکے پنجہ میں میدان کے اندر شکار پھنسا ہوا ہو
رومیوں کا پیچھا کرتے تھے۔ میدان اور مکان اُن سے خالی کر دئے۔

اسی طرح سامان سے درستی کے ساتھ فوج کوچ کر رہی تھی۔ سب کے سب
ہاتھوں میں گرز اور تلواریں لیے ہوئے تھے۔

فوج کو میدان میں بڑھایا اور ایک اور قلعہ نظر پڑا۔
وہ ایک قلعہ فوج اور دھونسہ اور نقارے سے لیس تھا۔ اور اسکا نام قالینوس تھا
اس قلعہ کی بلندی کو عقاب بھی نہ دیکھ سکتا تھا اسکے گرد ایک خندق پانی سے
بھری ہوئی تھی۔
اُس کے اندر ایک وسیع عمارت مع مکان اور میدان اور کھیتوں اور محل کے تھی
ایک زبردست رومی فوج اسکے اندر موجود تھی سب عزت دار اور لڑنے والے تھے
بادشاہ اُسکے سامنے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا اور دنیا فوج کے گرد سے سیاہ ہوگئی تھی
قالینوس کے اندر سے غل اُٹھا۔ اس غل سے نقاروں کی آواز دھیمی پڑگئی۔
بادشاہ نے اس عمارت کی طرف دیکھا ہر ہر لمحہ فوج بڑھتی جاتی تھی۔

لہ عزمش میں لفظ عزم با عین منقوطہ اور رائے مہملہ یعنی بہتر شکار سے مراد ہے

دروازوں پر لڑائی ہوئی - تیرانداز بان برسائے -
جب روشن سورج زرد پڑ گیا تو گردش کرنے والا آسمان آدھا سیاہ ہو گیا
(دن ڈھلگیا)

اس قلعہ کے اندر کچھ باقی نہ رہا ساری عمارتیں زمین کے برابر ہو گئیں -
بادشاہ نے پکار کر کہا کہ اے ایرانی فوج کے بہادرو -
تم سب اس شہر میں سے نکل جاؤ - اندھیرے کو جنگل کے اندر کاٹو -
اگر کسی عورت یا عاجز مرد کی کوئی آواز یا لوٹنے اور گرفتار کرنے کی فریاد
رات کی تاریکی میں میرے کان تک پہنچیگی کہ کوئی آدمی تکلیف سے روتا ہے -
تو جس شخص کی فریاد ہوگی اُسیوقت اسکی کھال میں بھس بھر دیا جائیگا -
جب برج سرطان سے سورج نکلا تو سستی اُتر گئی اور نیند جاتی رہی -
بادشاہی ڈیوڑھی سے نقارہ کی آواز آئی - سردار لوگ اُٹھے -
اُس قلعہ اور اس آبادی کے مرد اور عورتیں کسریٰ کے دربار میں حاضر ہوئے -
اور کہا کہ اب یہاں کوئی فوجی آدمی باقی نہیں رہا - اس قلعہ میں کوئی افسر نہیں رہا -
سب کے سب ناحق مارے گئے یا زخمی ہو گئے - اب وہ وقت آگیا کہ بادشاہ رحم کرے -
عورتوں بچوں اور بوڑھے مردوں کا قید کرنا خدا کے نزدیک اچھا نہیں -
قلعہ اور آبادی کی ایسی حالت بن گئی ہے کہ اُسکے بعد تو اُسے خارزار پائیگا -
اگر قیصر خطادار ہے تو ہم کون ہیں ہم قالینوس میں کس جرم کے باعث ہیں -

بادشاہ نے ان رومیوں کو معاف کر دیا بیگناہوں کے ساتھ گنہگار بھی بچ گئے۔
بہت کچھ مال انکے پاس آیا۔ پھر فوج نے وہاں سے بھی جلد کوچ کیا۔
جسکو مقابلہ پر پایا اسے گرفتار کرکے ہاتھیوں پر لادلیا۔
انطاکیہ میں خبر پہنچی کہ بادشاہ بہت سے ہاتھی اور فوج لئے آتا ہے۔
اس شہر میں بے شمار فوج تھی رومی بہادر اور جنگی جوان تھے۔
بادشاہ نے اس معاملہ میں تین دن تک توقف کیا تاکہ ظلم کے ساتھ لڑائی نہو۔
چوتھے دن پہاڑ جیسی (عظیم الشان یا ثابت قدم) فوج آئی۔ ایرانی بہادروں کے غول کے غول تھے۔
رومی سوار سب کے سب عورتوں بچوں خزانوں اور ملک کی حفاظت کیلیے مقابلہ پر آئے
تین دن تک تین بھاری بھاری لڑائیاں ہوئیں چوتھے دن جب سورج نکلا
وہ آباد جگہ فتح ہو گئی۔ روم کا کوئی فوجی سپاہی نظر نہ آیا۔
ساری فوج شہر میں داخل ہوگئی: زمین پر قدم رکھنے کو جگہ نہ رہی۔
ان سرداروں نے جو تخت اور تاج کے مالک تھے اور ان لوگوں نے بھی جو قیصر کے خزانوں کے محافظ تھے۔
خزانے بادشاہ کے حوالے کر دیے: تکلیف اٹھائی تو خزانے ہاتھ آئے۔
ان میں جو فوجی لوگ تھے انہیں قید کرکے ہاتھی پر سوار کر لیے:
بادشاہ نے قیدی اور وہ قیصر کے خزانے مدائن کو روانہ کر دیے:

بادشاہ اس شہر کے گرد و نواح میں پھرا زمین چاند والے آسمان سے بھی زیادہ
رونق دار پائی۔
باغ اور میدان اور بہتے پانی کو دیکھکر بوڑھا بھی تر و تازہ ہو جاتا تھا۔
کسی نے اُس نامور بادشاہ سے کہا کہ یہ پُر بہار شہر انطاکیہ ہے۔
جس نے خوشنما بہشت نہ دیکھی ہو جسکی مٹی خشک اور جسکی اینٹیں سونے کی ہیں اور
جسکے درخت یاقوت کے اور جس کا پانی گلاب ہے اور جسکی زمین آسمان اور
آسمان سورج ہے ؛
اس شہر اور ملک کو دیکھ لینا چاہیئے (خدا کرے) سارا روم کا ملک آباد رہے ؛

انطاکیہ کے مانند زیب خسرو شہر کو نوشیرواں کا آباد کرنا اور روم کے قیدیوں کا وہاں بسانا

نوشیرواں نے ایک شہر بسایا جس میں محل اور نہریں بنوائیں
وہ انطاکیہ کی مانند بہار تھا۔ باغوں اور مکانوں اور چوکوں اور گلزاروں سے معمور تھا
روشن دل خوش مزاج لوگوں نے اسکا نام زیب خسرو رکھا۔
وہ زیب خسرو ایک پُر بہار جگہ بنگئی ایک بہشت خوشبو دار بیل بوٹوں سے آراستہ تھی

ف ۱ اِس شعر میں اگر کا لفظ فضول ہے۔

جو قیدی اس شہر میں سے پکڑے گئے تھے اور جنکے ہاتھ پاؤں بھاری بھاری
بیڑیوں ہتھکڑیوں سے زخمی ہو گئے تھے۔
حکم دیا تو وہ چھوڑ دیئے گئے اور اس نئے شہر میں انکو بسنے کی اجازت دی گئی۔
یہ بھی کہا کہ یہ نو آباد شہر اور یہ سب گلزار اور باغ اور مکانات
سب تم اس لیے بنائے ہیں کہ ہر شخص کے پسند اور نام کے موافق جگہ ملے۔
ہر شخص کو مال دیا۔ زمین بہشت کی مانند آراستہ بن گئی۔
رستوں کوچوں اور بازاروں کی کثرت سے خاک کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہی
ایک زبان دراز موچی نے آکر کہا کہ اے ظالم بادشاہ
قابینوس میں میرا گھر اور دروازہ کے سامنے شہتوت کا ایک درخت تھا۔
اس زیب خسرو سے مجھے کچھ فائدہ نہیں جب کہ میرے گھر کے دروازہ پر شہتوت کا درخت نہیں
حکم دیا تو اُس کمبخت کے دروازہ کے سامنے کچھ سرسبز درخت لگائے۔
بادشاہ اس بات پر بہت ہنسا کہ وہ اپنے شہتوت کے درخت کا آرزومند ہی کر آیا تھا
بادشاہ نے ایک عیسائی شخص کو حاکم مقرر کیا اسے حکومت خزانہ اور فوج دی
اور کہا کہ شہر خسرو تیرے واسطے ہے اسکی رعایا اور یہ نیا محل تیرے لیے ہے
پھلدار درخت کی مانند رہنا کبھی باپ اور کبھی بیٹا بن کر رہنا

لہ یعنی غریبوں پر بخشش کرنا اور بزرگوں کے ساتھ فرزند کی طرح ادب قاعدہ اور محبت سے
برتاؤ رکھنا چھوٹوں کے ساتھ باپ کی طرح شفقت اور پرورش سے پیش آنا۔

بخشش کر اور دوستانہ بخشش کر اور فضول کام نکر ہر ایک بات اندازہ کے ساتھ کر ؛

بادشاہ نے انطاکیہ سے فوج کا کوچ کیا اور تجربہ کار عیسائی کو حاکم بنا کر چھوڑ گیا۔
پس فرفوریوس نے خبر جا سنائی اور جو کچھ قالینوس میں گذرا تھا بیان کر دیا۔
قیصر سے کہا کہ فوج آرہی ہے۔ تجربہ کار کسریٰ اور ہاتھی اور تخت رواں ہمراہ ہیں
اسقدر فوج ہے کہ دریا اور پہاڑ گھوڑوں کی سموں کی خاک سے اٹے چلتے ہیں۔
قیصر اپنی بات سے پھرا سردار اور مدبر لوگ اکٹھے کئے
اس کا دل نوشیرواں کی طرف سے ڈر گیا۔ رات اور دن میں تین پہر مشورہ لینے لگا۔
داناؤں نے اس سے کہا کہ اب یہ صلاح (صلاح جنگ) نہیں ہے اسواسطے کہ نوکسریٰ کے مقابلہ پر نہیں ٹھیر سکتا ؛

وہ اس آباد ملک کو برباد کر دینگے۔ شاہان روم کی نیک نامیوں کو خاک میں ملا دینگے ؛

بے عقل خوشامدی تو حضور کی برائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔
سب کی یہ صلاح ٹھیری کہ بہادروں سے لڑنا نہ چاہیئے۔
جب قیصر نے یہ رائے سنی تو اس کا دل پشیمان ہوا۔
نوشیرواں کی طرف سے اسکی عقل میں فتور پڑ گیا۔
اس پاک ملک میں سے ایک رومی عقلمند اور خوب بولنے والا پسند کیا۔

علما میں سے ساٹھ آدمی چھنٹے جنکی عقلیں اور دل غبار سے صاف تھے ؛

خراج اور نذرانوں کے ساتھ قیصر کی طرف سے نوشیرواں کے پاس پیغام بھیجا

بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا۔ عزت دار لوگ روانہ ہوئے۔

مہراس جیسا ایک عقلمند شخص اُنکا سردار تھا وہ پہلوان عقل میں بزرگ اور عمر میں کم تھا ؛

ہر قسم کے سامانوں کا ذخیرہ ساتھ تھا۔ اسکا شمار حد اور اندازے سے باہر تھا

بہت کچھ خوشامدیں اور نصیحتیں اور پسندیدہ باتیں کہیں اور گزشتہ گفتگو سے شرمندہ تھے۔

اسکو قیمتی تحفوں اور بھاری خراج اور کچھ عزیزوں اور سرداروں کے ساتھ جاول کے طریق پر سے روانہ کیا۔

جب مہراس کسرے کے پاس پہنچا تو رومی زبان میں تعریف کی۔

لہ گردگان گِردی یا رہن رہنے والے جسے اُول کہتے ہیں جب کوئی مخالف حاکم زیر ہو جاتا تھا تو یہ رسم تھی کہ اپنے آیندہ کی نیک چلنی کے یقین دلانے کے واسطے اپنے بعض کارآمد سردار یا رشتہ دار بطور ضمانت فتحمند بادشاہ کے پاس بھیجدیتے تھے کہ ان کو نظر بند رکھیں تاکہ اگر پھر سرکشی ظہور میں آئی تو ضمانتی لوگوں سے بدلہ لیا جائے ؛

راستی اور تیزی میں گویا آستین سے ایک ستارہ نکلا ہے۔

کسریٰ سے کہا اے بادشاہ جہان کو اس لیاقت کے ساتھ نرکھ

تو روم میں ہے اور ایران تجھ سے خالی ہے۔ وہ ملک سارا بے قدر اور بے رونق ہے

جسوقت قیصر روم میں نہ رہے گا تو اس ملک اور سرزمین کی حقیقت ایک مچھر کی
برابر بھی نرہیگی۔

آدمیوں ہی سے سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں اگر وہ گھٹ جاتے ہیں تو فائدہ
بھی کم ہو جاتے ہیں۔

اگر یہ قیامت آرائی مال و زر کے واسطے ہے جس کے سبب محبت اور دانائی
کم ہو گئی ہے ؂

تو میں روم کے سب خزانے لے آیا ہوں۔ اسواسطے کہ خزانوں اور ملک سے
روشن عقل بہتر چیز ہے ؂

بادشاہ نے جب اسکی باتیں سنیں تو دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔

جو کچھ وہ لایا تھا سب قبول کر لیا وہ روپے کے توڑے تھے یا غلام۔

قاصدوں کی تعریف کی اُن پر لیاقتوں کو بڑھایا۔

اُس سے کہا اے عقلمند آدمی بہادر وہی ہے جو عقل رکھتا ہے۔

اگر روم کی ساری ولایت سونا بن جائے تو بھی تو روم کے فرمانروا سے زیادہ
قابل قدر ہے۔

ملک اور زمین پر محصول اور خراج قایم کئے جو گاۓ کی ایک سو کھالیں دیناروں سے بھری ہوئی تھیں ؛

کہ قیصر بادشاہ کے پاس ہر سال تحفوں اور تصدق کے ہمراہ بھیجا کرے۔

اور اسکی فوج ملک یمن کی طرف نہ جائے وہاں کی حکومت سے کوئی شے نہ طلب کرے ؛

پھر وہاں سے بگل کی آواز اور پیتلی پیندے کے نقارے کا شور سنائی دیا۔

دانا بادشاہ نے فوج کو کوچ کا حکم دیا شام کے علاقہ میں آکر چند روز قیام کیا ؛

اسقدر ہتھیار اور فوج اور روپیوں کے توڑے اور لونڈی غلام اور تاج و تخت لایا کہ زمین ہاتھیوں اور توڑوں کے بوجھ سے جھک گئی۔

جب اُس سرزمین سے چلنے کی رائے ہوئی تو بہرام کے شیروے کو وہ علاقہ دیدیا۔

اور اُس سے کہدیا کہ قیصر سے اس خراج اور محصول کو ما نگتا رہ رات دن میں کسی وقت سستی نکرنا۔

شیروے نے زمین چومی اور بادشاہ کو دعا دی۔

کہ ہمیشہ سمجھدار اور فتح نصیب رہے۔ یہ کیانی درخت کبھی زرد نہ ہو۔

داناؤں کے ساتھ نوشیرواں کا پہلا جلسہ اور بزرجمہر کا نصیحتیں بیان کرنا

لہ کیانی درخت نوشیرواں سے اور زرد ہونا زوال سے مراد ہے ؛

ایک دن یہ ہوا کہ دستر خوان بچھایا گیا اور اُن عقلمند لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔
جو عقلمند اور سمجھ دار اور دانائی اور یادداشت کے ساتھ بولنے والے ہوں۔
دانا لوگ جن کی عقلیں ہر قسم کی سمجھ سے آشنا تھیں آئے۔
جب کھانا کھا چکے۔ شراب مانگی شراب سے روح کو جلا دی۔
اسقدر نہیں جس سے عقل میں فتور آجائے ہاں اتنی قلیل سی جس سے روح کو سرور حاصل ہو
دانا بادشاہ نے عقلمند لوگوں سے کہا کہ عقل کی باتوں کے راز ظاہر کرو۔
جو کوئی عقل کی باتیں جانتا ہو بیان کرے کہ اُس سے میرا دل خوش ہو۔
اُن میں سے جو لوگ عقل رکھتے تھے اور بولنے میں نڈر اور نسان تھے۔
انہوں نے بادشاہ کے سامنے بولنا شروع کیا اسواسطے وہ عالم کا خواستگار تھا۔
ہر ایک جوان اور بوڑھے تجربہ کار نے طرح طرح کی باتیں بیان کیں۔
جب بزرجمہر نے وہ سب باتیں سن لیں اور دیکھا کہ بادشاہ دانائی کی باتوں کی طرف متوجہ ہے
ایک شخص نے کھڑے ہو کر دعا دی اور کہا کہ اے منصف بادشاہ
زمین تیرے ہاتھی دانت کے تخت کی محکوم ہو آسمان تیرے تاج کی شوکت سے روشن ہے
اگر اب مجھے اجازت ہو جائے کہ میں زبان کو خاموشی سے کھولوں۔
تو میں بھی کچھ کچھ بولونگا اگرچہ میں بے استعداد ہوں علمیت میں بہت کم درجہ والا ہوں۔
کوئی بڑائی کی بات نہیں کہ نوشیرواں کے سامنے عقلمند بولنا شروع کرے۔
کسرے نے اس عالم کی طرف دیکھا اور کہا کہ عقل کی بات کیوں چھپائی جائے

جوان نے زبانی قدرت دکھائی اسکی گفتگو سے عقل کی روشنی بڑھی

اُن پسندیدہ باتوں اور نصیحتوں کے سبب نوشیرواں دل سے عالموں کا معتقد بن گیا

پہلے ہی پہل جب اسنے لب کھولے تو خدا کی تعریف کا جوہر دکھایا -

پھر کہا وہ شخص عقلمند ہے جو کم بولے اور اس کے کلام سے مطلب زیادہ نکلے -

جسکے دماغ میں جلدی کرنے کا مادہ ہوتا ہے اُسکی گفتگو طولانی ہوتی ہے اور مطلب دور جا کر نکلتا ہے -

جب فضول باتیں طول پکڑ جاتی ہیں تو بولنے والے کی قدر کم ہو جاتی ہے -

کام کی باتیں کہہ اور زیادہ بولنے کی فکر نہ کر - اسواسطے کہ دنیا چند روزہ ہے اور ہم جانیوالے ہیں

اگر ہمارا قیام دیر تک ہوتا تو دنیا کے طلبگار بہت پیدا ہو جاتے -

جہان میں مروت سے بڑھکر کوئی کام نہیں ہے جسکے سبب عقل تیری دشمن نہیں ؛

سچائی سے روح کو روشنی حاصل ہوتی ہے - جہالت اور نادانی پر افسوس کرنا چاہیئے

ہر شخص کا دل آرزو کا بندہ ہے اور ہر شخص کی عادت جدا ہے -

دنیا میں ہر شخص عادت کے لحاظ سے جدا ہے تجھے اسکے ساتھ آمیزش کرنی مناسب ہے

جو شخص کام کو کثرت کے ساتھ کرتا ہے وہ ترقی کی خواہش اور ارادہ رکھتا ہے -

نیک باطن اور عقلمند اور دانا شخص کا جسم اس دنیا میں ہے اور دل دوسرے جہان میں

جیسا شخص ہوا اُس کے ساتھ اسطرح سے برتاؤ کرنا چاہیئے وہ دنیا میں رہکر آخرت کی بہتری کے کام کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے -

حاصل[1] نہونیوالی بات کا رنج نہ کرا سواسطے کہ وہ جان کا علاج اور جسم کا گھٹانیوالا ہے

طاقت کے سبب آدمی کے سب کام درست ہو جاتے ہیں۔ کمزوری جھوٹ اور زوال پیدا کرتی ہے۔

اگر تیرے پاس علم کا ذخیرہ نہیں ہے تو تیرے لئے خاموشی سے اچھی چیز نہیں۔

اگر تو اپنے علم کو اچھا جانیگا تو عقل تجھ سے الگ ہو جائیگی۔

دولتمند وہ ہے جسے لالچ نہیں وہ شخص آرام سے بسر کرتا ہے جو حرص نہیں کرتا۔

احسان عقل کا بھائی ہے عقل جان کے سر پر تاج کے مانند ہے۔

اگر عقلمند تیری جان کا دشمن ہو تو اس سے دوست اچھا ہے جو نادان ہو۔

وہی شخص دولتمند ہے جو خوش رہا۔ لالچ اور اسکی کوشش کو جس نے روک رکھا ہے۔

سیکھنے کے لیے تو دھیان دیگا تو عالموں کی نصیحتیں سُنیگا۔

اگر گفتگو میں رائے[2] غالب ہوگی تو کارروائی میں عاجز نہ ہوگا۔

جو علمیت سے واقف نہو وہ زبان کو بولنے سے روکے رکھے۔

جب تیرے پاس مال اور سونا چاندی اور سجے ہوئے گھوڑے ہیں۔

تو اس ڈھنگ سے خرچ کر جو تیرے واسطے مناسب ہو نہ تو بکھیرنا ہی چاہیئے نہ بند رکھنا

---

[1] یعنی کسی شے کی تمنا اور خیال روح کو امیدیں دلا کر خوش رکھتا ہے مگر اس فکر سے جسم لاغر ہوجاتا ہے

[2] یعنی جسکی رائے درست ہوگی اسکا کام بھی اچھا ہوگا۔

میانہ روی اختیار کریگا تو تو بنا رہے گا۔ بھلائی کے سوا تیرا اور کوئی رہنما نہ بنے گا۔

جب[1] عقلمند دشمنوں سے جدا ہو گیا تو اس کے دشمن کا جسم خرد ور بنگیا۔

جب اپنی کوشش سے کسی شخص کا انصاف کیا تو سمجھ لے کہ اسنے لڑائی میں فتح پائی۔

ایسی بات نہ کہہ جو فائدہ مند نہ ہو۔ اسواسطے کہ اُس آگ سے تجھے دھوئیں کے سوا اور کچھ نہ ملیگا۔

اس کام کی فکر نہ کر جو نہ ہو سکے اسواسطے کہ لوہے کو پانی سے صیقل نہیں کر سکتے۔

بادشاہ دھیما بنے تاکہ عقلمند ہو اور وہ سمجھ میں بزرگ اور برتر ہو۔

جو[2] خدا کے کئے ہوئے کام کو جانتا ہے وہ زمانہ کی برائی سے بچ جاتا ہے۔

خدا کی عبادت مرتبہ بڑھاتی ہے۔ دل میں سے شیطانی خیالات کو نکالتی ہے۔

جو کام کرنے کا نہیں ہے اُس سے بچ۔ جسکو جو شخص ستانے کے لایق نہیں اُسے نہ ستا۔

کام کا انجام خدا کی طرف سے ہے اسواسطے وہ روزی دینے والا اور زندہ رکھنے والا ہے۔

بزرجمہر کی اس اچھی گفتگو سے سارے عقلمند لوگ خوش ہوئے۔

بادشاہ کے سامنے سے اُٹھے اور اسکو آفرین شاباش کہا۔

سارا جلسہ اس سے حیران تھا کہ نوجوان آدمی نے کس قدر بڑائی حاصل کی ہے۔

بادشاہ کسریٰ[3] تعجب میں تھا بخشی اعلیٰ کو طلب کیا۔

---

[1] یعنی اسوقت تجھے کوئی تکلیف نہ پہنچیگی وہ خود ہی رشک اور حسد سے زیر بار رہیگا [2] یعنی جو اپنے حالت کی برائی بھلائی اور تکلیف راحت کو یہ خیال کریگا کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے تو اسپر مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں [3] سر فراز یعنی سر دار سر وزیر [4] وہاں تنخواہ تقسیم کرنیوالا۔ مرکب کے معنی بڑا بخشی

حکم دیا کہ اسکا نام سب سے اول لکھیں جبکہ دفتر شروع کیا جائے۔
دنیا میں بزرجمہر کا نصیبہ آسمان پر سورج کی طرح روشن ہو گیا۔
پھر عالم نے پوچھا - اور سب عقلمند تعجب میں رہگئے۔
پھر اس جوان آدمی نے جو روشن دل اور پاکیزہ طبیعت والا تھا بولنا شروع کیا۔
یہ کہا کہ عادل بادشاہ سے کسی قسم کے خیال پر سرکشی نہ کرنی چاہیئے۔
اسواسطے کہ وہ گڈریے کی مانند ہے اور ہم بکریوں کی مثال ہم زمین اور وہ آسمان ہے
اس کے قول سے نہ پھرنا چاہیئے اور اسکے حکم اور قانون سے سرکشی نہ کرنی چاہیئے۔
ہمیں اسکی خوشی سے خوش ہونا چاہیئے - اگر ہم زمانہ کا انصاف کرنا چاہتے ہیں۔
اُس کے ہنر جہان میں پھیلانے چاہئیں - اور اُسکے بھید پوشیدہ رکھنے چاہئیں۔
اسکی قدر بڑھانے پر دلیر نہ بن - آگ سے تو شیر بھی ڈرتا رہتا ہے۔[۱]
اگر پہاڑ بھی اس کے حکم کو حقیر سمجھے تو ہم اسکے دل کو بگڑا ہوا اور دماغ کو ناچیز سمجھینگے[۲]
تمام سختیاں اور سب عنایتیں بادشاہی کی طرف سے ہیں، اسی کے بس میں قید اور
کنواں ہے اور اسی کے اختیار میں تخت اور تاج ہے

۱؎ مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اگر تیرا مرتبہ بڑھائے تو تو مغرور یا نڈر نہ بن جس طرح شیر آگ سے ڈرتا ہے
تو بھی بادشاہ سے ڈرتا رہ ؛

۲؎ مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے حکم سے پہاڑ جیسے عظیم الشان اور مضبوط آدمی کو بھی سرکشی نکرنی چاہئے
اگر کریگا تو وہ بیوقوف ہے اسواسطے کہ بادشاہ کے ساتھ عہدہ برآنہ ہوگا ؛

اسکی نوازش سے جہان کی قدر اور عزت ہے اس کے غصہ سے بدن میں جگر کباب ہوتا ہے۔
بادشاہ کا سر خدا کا سایہ ہے عقلمند اس سے خوش اور شاد رہتا ہے۔
جو اس سے خوش نہیں ہے وہ شیطان کی طرف سے ہے اسکا دل اور مغز عقل سے خالی ہے
سب نے اس جوان آدمی کی باتیں سنیں اس سے بوڑھوں کی عقل کو ترقی ہوئی۔
وہ بڑی مجلس برخاست ہوگئی اور سب کی زبانوں پر اسکے لیے تحسین و آفرین تھی۔

بزرجمہر اور عالموں کے ساتھ نوشیرواں کا دوسرا جلسہ

روشن دل بادشاہ دوسرے ہفتہ پھر عالموں کا طلبگار ہوا۔
دنیا کے کاموں سے دل فارغ کیا اسواسطے کہ وہ عالموں کی باتیں سننی چاہتا تھا۔
جو شخص دربار کے قابل تھا اور علمیت میں بادشاہ کے لایق تھا۔
گفتگو کرنے والے جوان اور بوڑھے تجربہ کار حاضر ہوئے۔
معزز جوان بزرجمہر بھی عقلمند اور سمجھ دار لوگوں کے ہمراہ گیا۔
سب سمجھ دار عاقل سردار اونچے تخت کے قریب بیٹھے۔
سب نے بزرجمہر کی طرف نظر ڈالی اسواسطے کہ کسریٰ اس سے بہت خوش تھا۔
انمیں سے ایک شخص نے جو بہت دانا تھا قضا اور قدر کا حال پوچھا۔
کہ اس امر کا شروع اور انجام کیا ہے اور یہ بات کس کی طرف سے ہے۔
جواب دیا کہ ایک کوشش کرنے والا جوان شخص ہے جو رات دن کام میں لگا رہتا ہے۔

اُس پر روزی کا راستہ تنگ و تاریک ہے اُسکے لیے پانی بھی دریا میں مشکل سے آتا ہے
ایک بے ہنر ہے اور وہ نصیبہ کے تخت پر آرام کرتا ہے درخت اُسپر پھول بکھیر رہے ہیں
قضا و قدر کا طریقہ کچھ ایسا ہی قاعدہ ہے تو بخشش سے کوشش پر قادر نہیں ہو سکتا۔
دانا اللہ تعالیٰ نے زمانہ کا ستارہ کچھ اسی قسم کا بنایا ہے۔
ایک اور نے پوچھا کہ جو شخص سب سے بڑا ہے وہ کون ہے اور ترقی کس کے لیے زیبا ہے
جواب دیا کہ وہ شخص ہے جو نیکی سے خوب واقف ہے اور اُس کے کام پھلدار ہوں۔
ایک اور نے کہا کہ ہم میں کیا بات سب سے اچھی ہے جو عقلمندوں کی علمیت کی سرتاج ہے
جواب دیا کہ دھیما پن نوازش اور بخشش اور تہذیب
رحمدل اپنی گردن جھکائے رہتا ہے بخشش کرتا ہے اور بدی کے لیے ہاتھ نہیں رکھتا
کوشش کرتا ہے اور جہان کو کوشش سے حاصل کرتا ہے اور دوستوں کے ساتھ وقت بیتاتا ہے
ایک اور نے کہا کہ عقلمند آدمی میں لڑائی اور آبرو بچانے کے وقت کیا ہنر ہونا چاہیے
کہا یہ کہ جو شخص اپنے عیب دیکھتا ہے اور قاعدہ اور طریقہ کو بدل ڈالتا ہے۔
ایک اور نے پوچھا کہ زندگی بسر کرنے میں تو کیا اختیار کرتا ہے کہ جسم کو نقصان کم پہنچے
جواب دیا کہ اگر اُسکا دل عقل کے ساتھ برداشت کرنیوالا ہے تو وہ آرام پائیگا۔
یعنی دین میں راستی اختیار کرے۔ بد دیانتی اور کمی کا دروازہ بند رکھے۔
جب مراد حاصل ہو جائے تو گنہگاروں کے قصور معاف کرے اسکا دماغ جھلّا اور تیز نہو

[1] یعنی اچھے کاموں کو جانتا ہو اور اُن پر عمل کرتا ہو۔

ایک اور نے پوچھا کہ محفل میں اپنا نگہبان کون ہے۔
کہا وہ شخص ہے جو آرزو کے حاصل ہونے کے بعد نوازش کرنے اور نیک عادت سے نہیں پھرا۔
دوسرا وہ جو آہستگی سے کام کرے جبکہ تیزی سے خرابی دیکھے۔
ایک اور نے کہا کہ بخشش اور نیک عادت دونوں سے کونسی اچھی ہے۔
کہ جلدی سے اسکی کھیتی پر پھل آئے ایکسال میں اسپر دو دفعہ بہار آئے۔
کہا وہ شخص جو بلا مانگے اپنی ذات کو بخشش سے آراستہ کرے۔
اور اگر وہ لینے والے پر شکر گذاری رکھے تو تو اُسے بخیل سوداگر سمجھ۔
دوسرے نے پوچھا کہ مرد کے واسطے کیا بات زیبا ہے۔ اور ان بھلائیوں میں سے کونسی زیادہ قابل قدر ہے۔
جواب دیا کہ وہ سخی آدمی جس نے لیاقت دار کے ساتھ بھلائی کی۔
عالیشان سرو کی طرح بڑھے۔ اور زوال سے پریشان نہو۔
اگر نالائق کو مشک کے پاس بٹھاویں (تو ایسا ہے جیسا) خشک کانٹے سے نہ پھول نکلیگا نہ خوشبو دیگا۔
اگر تو گونگے اور بہرے آدمی سے کوئی بات پوچھیگا تو کوشش کا حق ادا کریگا مگر پھل نہ پائیگا۔
دوسرے نے کہا کہ اس چند روزہ دنیا میں عقلمند تکلیف اور ایذا کے بغیر نہیں رہتا۔
ہم کیا تدبیر کریں کہ ہمارا نام نیکی سے مشہور ہو۔ اور شروع ہی سے انجام اچھا ہو

اس سے کہا کہ گناہ سے الگ رہ۔ جہان کے سارے لوگوں کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھ۔
جو چیز پسند نہو تو اسے دوست اور دشمن کے واسطے پسند نہ کر۔
ایک اور نے پوچھا کہ تو کوشش کے اندازہ سے زیادہ اور اندازہ کے موافق ہونیکی
نسبت کیا کہتا ہے کہ دونوں میں سے کونسی اچھی ہے۔
جواب دیا کہ عقل کے نزدیک سوچنے کے سوا اور کوئی بات زیبا نہیں۔
اگر تو چاہتا ہے کہ تیری محنت اپنا نتیجہ دکھلائے تو تجھے جب کوئی کام پیش آئے اُس میں کوشش کر
دوسرے نے کہا اگر عیب دار کے حال پر رونا چاہیئے تو تعریف کے لایق کون ہے۔
کہا وہ شخص ہے جو خدا تعالی سے زیادہ ڈرے اور اسی سے اُمید رکھے۔
ایک اور نے کہا کہ اے دانا آدمی تیرا سر بلندی میں آسمان سے بھی بڑھ جائے۔
اس بے قیام اور نیچے آسمان کی طرف سے میرے حق میں کونسا وقت اچھا ہے۔
پھر بولنے والے نے جواب دیا کہ جو بے فکر اور بے پروا بن گیا۔
زمانہ نے اُسکے ساتھ اچھا انصاف کیا۔ مناسب ہے اگر وہ انصاف کے سوا اور کسی کام
کو یاد نہ رکھے۔

دوسرے نے پوچھا کہ کونسی دانائی ہے جس کی بدولت ہم دنیا میں خوش رہ سکتے ہیں۔
کہا یہ کہ بردبار رہو۔ اُسکے نزدیک سب بے لحاظ آدمی ذلیل ہو۔
دوسرا وہ غصہ نرکھتا ہو۔ اور خطا واروں سے چشم پوشی کرے۔
کسی اور نے پوچھا کہ اے عالم وہ کیا بات ہے جو عقلمند کو پسند ہے۔

کہا یہ کہ جو شخص عقل رکھے اور اُس کام کا فکر نہ کرے جو اُس سے گذر لیا ہو۔
اگر کسی لیاقت دار عزیز کو خاک کے حوالے کرے تو بھی دلکو رنج اور غم سے آشنا ہونے دے
دوسرا وہ جو ناممکن باتوں سے ایسا نا امید ہو جائے جیسا بید کا درخت پھل سے
ہمیشہ خوش اور ہنس مکھ رہے۔ زمانہ کی گردشوں سے بخنت رہے۔
دوسرے نے پوچھا کہ بادشاہ کے لیے کونسی بات بُری ہے جس سے نیک آدمی کا
دل رنجیدہ ہوتا ہے۔
جواب دیا کہ کسی دانا نے کہا ہے کہ بادشاہ کے واسطے چار عیب ہیں۔
پہلا یہ کہ وہ لڑائی کے وقت دشمن سے ڈرے اور دوسرا یہ کہ بخشش سے
جی چرائے۔
تیسرا یہ کہ لڑائی اور غیرت کے دن عقلمند کی صلاح پر نہ چلے۔
چوتھا یہ کہ جلد باز ہو کام میں پڑکر آرام لینے اور سونے کو بھی بھول جائے۔
ایک اور نے پوچھا کہ بے عیب کون ہے اور آزادوں کو کس لئے برا کہتے ہیں۔
کہا کہ اسے بھی میں سچ ہی کہتا ہوں کہ عقل بھی اس باب میں قول کی شاہد ہے۔
عزت داروں کے لیے مکر کرنا اور جھوٹ بولنا اور چال بازی اور ظلم سے شان
بڑھانی۔
ایک اور نے پوچھا کہ جو شخص نقصان کا ہونا نہ چاہے اُسے کونسی عادت فائدہ
دیتی ہے:

کہا جو راستگو اس کے سب کام درست ہونگے ۔

آنکھ میں لحاظ رکھکر بات کرنی اور نرم آواز سے بولنا ۔

وہ عقلمند اچھا ہے جو کہ حرص کے لئے عقل نہ کھو بیٹھے ۔

ایک اور عقلمند نے پوچھا کہ دنیا میں ایسا کون ہے جو بے نقصان اُٹھائے ۔
تدبیر کرتا ہے اور جان کی پرورش کرتا ہے اور اسکی ذات سے اُسکے رشتہ اور
کنبہ والے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔

جواب دیا کہ وہ شخص جس نے شروع سے پاک اللہ کے دروازہ کو پہچانا اور اُسسے ڈھونڈا
کہ اسی کی تیرے اوپر عنایت ہے اور تیرے واسطے اُسی کی حفاظت ہے ۔ دن رات چاند
سورج کا مالک وہی ہے ۔

اپنے دل کو ظاہر اور باطن میں خدا تعالیٰ کے حکم پر لگائے رکھنا ۔

اپنی جان کو آرام سے رکھنا اور اسے تکلیف اور حرص سے اچھی طرح روکے رہنا ۔

اپنے آدمیوں کی حفاظت کرنی اور مفلس کی روزی کو ترقی دینی ۔

کم سن لڑکے کو عقلمند بنانے کے لیے استاد کے سپرد کرنا چاہئے ملک نادان کے حوالے نکرنا چاہئے
اگر بیٹا فرمانبردار ہو تو باپ کو اسپر نظر عنایت رکھنے چاہئیے ۔

ایک اور نے پوچھا کہ فرزند کا مرتبہ باپ کے نزدیک کیسا ہے ۔

۵۷ مطلب کہ بادشاہ کو لازم ہے کہ اولاد کو عقلمند بنائے کہ جب ملک اُسے ملے تو اچھا انتظام کرے
اور اگر وہ بیوقوف رہیگا تو ملک رانی کے قابل نہ ہوگا ۔

کہا کہ باپ کے نزدیک نیک بخت بیٹا جان کی برابر پیارا ہے۔

اُسکے مرجانے کے بعد بیٹے سے اسکا نام برقرار رہتا ہے اسواسطے کہ بیٹا اسے رہنما جانتا ہے

کسی اور نے پوچھا کہ مال میں سے کونسا مال تیرے نزدیک دل کو درست کرتا ہے۔

جواب دیا کہ اگر مال حقیر بھی ہے تو بھی آدمی مال سے عزت پاتا ہے۔

اس باب میں کئی باتیں اور پوشیدہ ہیں غور سے دیکھ کہ بات ضائع نجائے۔

اول تو یہ ہے کہ اس مال سے تیرے مطلب پورے ہوں اور اُس کے ہونے سے
تیری عادت درست ہو ؛

پھر تو مال کو حاصل کرکے کام میں نہ لائے تو قیمتی موتی اور پتھر دونو برابر ہیں۔

ایک اور نے پوچھا کہ تو بادشاہوں میں نام اور بلند تاج کے لحاظ سے کسے بزرگ سمجھتا ہے

یہ جواب دیا کہ اُس بادشاہ کو جس سے پرہیزگار آدمی نڈر ہوں۔

اور اسکی للکار سے بڑا آدمی ڈرتا ہو اور اُسکے تخت میں ملک آرام سے ہو۔

کسی اور نے کہا کہ آدمی کس چیز سے مالدار بنتا ہے سو دنیا میں تکلیف زدہ اور مفلس کون ہے

کہا وہ شخص ہے جو خدا تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے نصیبہ پر قناعت کرے۔

نصیبہ جس کے حال کے شریک نہیں اسکیلیے دنیا میں حرص سے زیادہ اور کوئی بُری
شے نہیں ؛

سب سردار اُسکی گفتگو سے متعجب ہوے۔ سب نے ایک زبان ہو کر تعریف
کی ؛

بزرجمہر اور داناؤں کے ساتھ نوشیرواں کا تیسرا جلسہ

جب ایک ہفتہ گذر گیا تو آٹھویں صبح کو فخمند بادشاہ تخت پر بیٹھا۔
ان لوگوں کو جو دانا تھے اور بولنے اور تدبیر سوچنے میں زبردست تھے طلب کیا۔
طرح طرح کی باتیں ہر شخص نے بیان کیں۔ مگر بادشاہ کو زیادہ پسند نہ آئیں۔
اسکے بعد بزرجمہر سے کہا کہ شرم کی چادر سے چہرہ نکال (کچھ بول)
عقلمند بولنے والے نے بولنا شروع کیا ہر طرح عقل کی باتیں بیان کیں ؛
پہلے بادشاہ کو دعا دی کہ بادشاہ ہمیشہ فتحیاب رہے۔
پھر کہا کہ آدمی بلند مرتبہ پر نہیں بنا مگر جبکہ وہ نقصان کے راستے سے الگ رہتا ہے ؛
اگر تو عقل کو ترقی دینی چاہتا ہے تو بات کے سمجھنے کی عقل پیدا کر۔
نام آوری کا دروازہ بہادری ہوتا ہے۔ زمانہ ڈرپوک سے بے پروا ہوتا ہے۔
اگر تو تخت کا طالب ہے تو ہنر چاہیئے جب شاخ[1] سبز ہوگی تو تجھے پھل ضرور دیگی
جب[2] پوچھنے والے تیرے ہنر و لیاقت نکریں تو جواب میں ذات نہ بتانی چاہیئے۔

---

[1] یعنی سرسبز شاخ پر پھل ضرور آتا ہے اسی طرح اگر ہنر ہوگا تو تخت بھی مل ہی جائیگا۔
[2] مطلب یہ کہ ہنر ہونا چاہیئے ذات سے کچھ فائدہ نہیں ؛

ہنر کے بغیر ذات ناپسند اور حقیر ہے۔ اس معاملے میں ایک عقلمند نے ایک نقل بیان کی
دیکھو اُس عقلمند آدمی نے کیا کہا ہے میں اگلی بیت میں تجھ سے بیان کرونگا
کہ اگر پھول میں خوشبو نہ ہو تو اُسکے رنگ کی تعریف نہ کر اسواسطے کہ آگ میں سے پانی کوئی
نہیں نکال سکتا :۔

بادشاہ بخشش سے دولتمند ہوتا ہے دیے ہوئے خزانوں سے مشہور نہیں ہوتا
اگر تونے اچھی گفتگو کا ہنر حاصل کیا ہے تو اس بھلائی کو کام میں بھی لا۔
جو عقل رکھتا ہے وہ خوش رہتا ہے زمانہ اسکی عقل کو ترقی دیتا ہے۔
بیوقوف آدمی بھی ایسا ہی ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنے دل کو نامناسب باتوں سے
الگ رکھتا ہے۔

عقل زمانہ میں وفا کے درخت کی مانند اور اُسکا پھل اول بادشاہ کا دل ہے۔
اگر تو خوش رہیگا تو آرام سے گذاریگا اور اگر حرص اختیار کرے گا تو آرام سے
ناامید ہوگا :۔

اس شخص کے ساتھ بھلائی نہ کر جس سے اکثر موقع پر تو نے نیکی کا بدلہ نہ پایا ہو۔
نصیبہ حوصلہ والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ تیشہ اسی کا ہے جو برداشت کرنیوالا ہو۔
جو شخص ترقی پانی چاہے اسے اس معاملہ میں ہنر حاصل کرنا چاہیئے۔
ایک تو پہلے عقل اور رائے ہونی چاہیئے دوسرے ٹھیک ٹھیک تجربہ ہونا چاہیئے۔
تیسرے کام کے وقت ہر ایک بُرائی بھلائی کے جانچنے کی صفت تیرے اندر ہو۔

اس کے بعد جب کہ اچھی صفتیں تیری مددگار ہونگی تو وہ رات دن تیرے کام آئینگی۔
جو تجھے عقل اور سچائی چاہیے اور دل بھی ایذا الجھن سے صاف رکھنا چاہیئے۔
پانچویں اگر تجھ میں طاقت ہے تو نوبدی کوشش سے ترقی پا جائیگا۔
جب[1] ان دونو صفتوں سے بات ملی ہوئی ہو تو آزمایش کے بغیر ہنر کو ضائع نکر۔
اگر طاقتور کا بدن کوشش نہ کریگا تو اس کی آرزوئیں پوری نہ ہونگی۔
اور اگر[2] کوشش حد سے بڑھ گئی تو یہ سمجھ لے کہ کوشش کرنے والا نامید ہو گیا۔
عقلمند آدمی کی پانچ خصلتیں ہیں میں بیان کرتا ہوں ان پانچوں عادتوں کی بدولت
وہ رنج نہیں اٹھاتا۔
جب کہ نادان سات باتوں کا عادی ہو جاتا ہے تو کچھ تعجب نہیں اگر وہ تکلیف
میں ہو۔
پہلے یہ ہے کہ جو شخص عقل رکھتا ہے وہ اس چیز کا غم نہیں کرتا جو اس سے نکل گئی ہے
حاصل ہونیوالی چیزوں سے خوش نہیں ہوتا اگر اس سے نکل جائے تو وہ پھر
جاتا ہے۔
ناممکن باتوں کی آرزو نہیں کرتا۔ یہ نہیں کہتا کہ بید کی ٹہنی پر پھل لگے۔
جبکہ وہ فکر اور بدی سے جسم کو آرام میں رکھیگا تو ناممکن باتوں سے ڈرتا رہیگا۔

[1] جب ان دونو صفتوں کے ساتھ گفتگو بھی اچھی ہو تو ضرور ان صفتوں سے کام لینا چاہیئے
[2] حد سے زیادہ کوشش کرنے سے انسان خطروں میں پڑ جاتا ہے۔

جب زمانہ اسپر سختی ڈالیگا تو وہ آگے بڑھیگا اور کام میں غفلت نہ کریگا۔
نادان کی نسبت جو ہمنے کہا ہے کہ سات طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ بے قصور خفا ہو۔
نالایق کو روپیہ پیسہ دے۔ وہ اس سے نہ کبھی مزدوری پائیگا نہ بدلا۔
تیسرا یہ کہ وہ خدا کا ناشکرا ہو۔ عقلمند اور نیکی شناس نہوا ہو۔
چوتھے یہ کہ اپنا بھید ہر کسی سے کہے اور پکار کر بولے۔
پانچویں بے فائدہ باتوں سے اپنے جسم کو تکلیف دے۔
چھٹے غیر محکم بات کے بھروسہ ندڑ بن جائے۔ پرنیاں کانٹے سے پھل پائے۔
ساتویں یہ کہ جھوٹی بات پر لڑے بے غیرتی کے ساتھ شان بڑھائے۔
اے عالیشان بادشاہ تو اُسے خوب سمجھ لے کہ بدی سے نقصان کے سوا اور کچھ نہیں حاصل ہوتا۔
محفل میں اگر آدمی خاموش رہے تو اس خاموشی سے دل کو خوشی حاصل ہو
عقلمند[۲] بولنے والے کی طرف کان لگانے سے تو جسم کے لیے توشہ پائیگا اور دل کے واسطے عقل اور ہوشیاری ؀

[۱] مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی حالت کو مضبوط نہ کرکے نڈر ہو بیٹھیگا تو اسکا وہ حال ہوگا جو پرنیاں یعنی باریک ریشمی کپڑے کا حال کانٹے سے ہو جاتا ہے یعنی دھجیاں اُڑ جاتی ہیں۔
[۲] مطلب یہ ہے کہ عقلمند کی باتوں کو سنکر عمل کرنے سے عقل بھی حاصل ہوتی ہے اور روزی حاصل کرنے کی راہیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں ؀

سنی ہوئی باتیں مت بھول نصیحت عقل کے تخت کی تاج ہے ؛
اگر تو چاہتا ہے کہ دانشمند امور کا پھل پائے تو گفتگو کے لیے لب کھول -
اگر تو اپنے نام کو ہر جگہ شہرت دینی چاہتا ہے تو میان سے تلوار کی طرح زبان کھول
اگر تو عقلمند لوگوں کے پاس بیٹھے گا تو کمزور سر مضبوط ہو جائیگا (بیوقوفی جاکر عقل آجائیگی)
جان اور دل کو علم سے رونق ہوتی ہے - دیکھ جھوٹ کے پاس نہ پھٹکنا -
گفتگو کرنیوالا جب بولنا شروع کرے تو تو ٹھہر جا جبتک وہ بیان نہ کرلے تو جلدی نہ کر
تو بولنے والے کی گفتگو سے عقلمند بنتا ہے اسکے بعد بیان کر جو کچھ تو نے اس سے سنا ہے
علم سے بے پروائی اختیار نہ کر اگرچہ بیان کرنے والا سختی کے ساتھ بیان کرے -
جب زبان دل کے ساتھ خیال ٹھیک ہوتی ہے تو نقصان کا دروازہ ہر طرف سے بند ہو جاتا ہے ؛
خدا کرے بادشاہ نوشیرواں کا دل سیکھنے سے کبھی سست نہ ہو -
پھر ہوشیار عالم نے پوچھا کہ دنیا میں اچھی اور پیاری چیز کونسی ہے -
جو آدمی کو ہوشیاری سکھائے اور زمانہ کی تکلیفوں سے بچائے -

۱؎ گوہر یعنی موتی دانتوں سے مراد ہے - بند گھر سے مراد ہونٹ جنسے دانت ڈھکے رہتے ہیں -
گوہر سے مراد مفید نصیحتیں اور اچھی باتیں بھی ہو سکتی ہیں -
زبان کھولنے سے زبان کے جوہر یعنے عمدہ نصیحیں یا باتیں مراد ہیں ؛

یہ جواب دیا کہ جو شخص عقل حاصل کریگا وہ دونو جہانوں میں پھل پائیگا۔

پھر اس سے پوچھا کہ اگر اسمیں عقل نہو عقل خدا کا دیا ہوا چمکیلا خلعت ہے۔

یہ جواب دیا کہ تو علم ہونا بہتر ہے۔ جب سمجھدار ہوگا تو بڑوں پر بڑائی حاصل کریگا۔

اُس نے کہا کہ اگر علم کا اثر بھی نہ پہنچا ہو۔ اس پانی سے روح کو صاف نہ کیا ہو۔

یہ جواب دیا کہ اپنے آپ کو بہادر آدمی کے حوالے کر دینا چاہیئے۔

اگر لڑائی کے دن کی تاب رکھیگا تو دشمن کا سر کاٹ ڈالیگا۔

بادشاہ کے سامنے قدر پائیگا ہمیشہ خوش اور حاکم بنا رہیگا۔

اس سے پوچھا کہ اگر اسکو اس کام سے بھی کچھ لگاؤ نہیں نہ وہ علم رکھتا ہے نہ طریقہ اور نہ مذہب ؛

جواب[۱] دیا یہی بہتر ہے کہ موت اسکے سر پر ایک سیاہ خود رکھدے۔

ایک اور نے پوچھا کہ اُس پھلدار درخت سے جسے عقلمند آدمی بہار و باغ میں بوئے۔

کیا تدبیر کریں کہ ہم میں سے ہر شخص فائدہ اٹھائے اور ہم اُسکے سایہ میں چلیں۔

جواب دیا کہ جو شخص بُرا کہنے سے زبان کو روکتا ہے اُسے رنج نہیں پہنچتا۔

جو گفتگو میں[۲] کسیکا پردہ فاش نہیں کرتا وہ سارے جہان کو پیارا معلوم ہوتا ہے۔

ایک اور نے کہا کہ جو شخص برائیوں سے بچتا ہے وہ نیک رگ ہے یا نصیبہ ور۔

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ وہ مرجائے اور اُسکا پردہ ڈھک جائے یعنی اسکا مرنا بہتر ہے۔

[۲] پوست دریدن یعنی کھال اُکھاڑنا مراد عیب ظاہر کرنا۔

جواب دیا کہ بُرائی کی عادت بُرے پھل والے درخت کے مانند ہے۔

اگر کوئی نرمی سے بولتا ہے تو وہ کسی کی سخت بات نہیں سنتا۔

سمجھ لے کہ لوگ زبان ہی سے رنج اٹھاتے ہیں اگر تو رنجیدگی نہیں پسند کرتا تو بات تول کر کہا کر۔

بادشاہ کا فرمانبردار کم بولنے والا بیشک بادشاہ کے پاس بیٹھنے کا رتبہ پاتا ہے۔

دوسرا وہ جو بُرائیوں سے انکے وقوع سے پہلے ہی الگ ہو جاتا ہے جس طرح جال سے پرند اور درندے ؂

تیسرا وہ جو بُرائی پر قادر ہو اور پھر اُس سے بچے وہ خالص عقلمند ہے۔

جو کام کرنے کے قابل نہیں اسکی طرف توجہ نہیں کرتا اور جو ستانے کے لائق نہیں اُسے نہیں ستاتا۔

نیکی کو خالی نہیں جانے دیتا۔ آئندہ کے دن کا انتظار نہیں کرتا۔ ؎

شکار سے بھی زیادہ دشمن سے الگ رہ۔ اور دوست کے ساتھ زہر اور شکر کی ملا ہوا

جس خوشی کا انجام غم ہوتا ہے عقلمند اُسکی آرزو نہیں کرتا۔

آرام طلبی اور سستی چھوڑ کوشش کر اور اپنے بدن کی محنت سے خوشی حاصل کر۔

؎ مطلب یہ ہے کہ جسوقت کوئی بھلائی کرنیکا موقع آتا ہے تو وہ اسیوقت اُسے کر گزرتا ہے یہ نہیں کہ خاموش ہو رہے اور دل میں کہے کہ اب نہ سہی پھر آئندہ کبھی اس نیک کام کو کر لونگا ؂

اسواسطے کہ دنیا میں کوئی آرام تکلیف کے بغیر نہیں - جو سست ہے اُسے روپیہ ہاتھ نہیں لگتا -
اس قسم کی بہت سی باتیں بیان ہوئیں - نادان لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں -
دنیا نوشیرواں کے لیے تروتازہ رہے - وہ ہمیشہ بادشاہ رہے اور اسکا نصیبہ اوج پر رہے -
عالموں نے اور سرداروں اور ہشیار عقلمندوں نے اُسے شاباش کہا -
جہان کے بادشاہ کی بہت سی تعریفیں کیں اور ہر شخص خوش ہوتا ہوا چلا گیا -

بزرجمہر اور دانا لوگوں کے ساتھ نوشیرواں کا چوتھا جلسہ

جب اس بات کو دو ہفتے گزر گئے تو ایک دن بادشاہ نے فوجی کاموں سے فراغت پائی
حکم دیا کہ عالم اور سردار لوگ عقلمند لوگوں کے ساتھ دربار میں آئیں -
اُن سے جسم اور نسل اور تیزی اور آرام اور عقل اور انصاف کی بابت سوال کئے -
حکومت اور سلطنت اور بہادری اور نیک نصیبہ کے انجام کی نسبت پوچھا
ان عقلمندوں سے وہ باتیں دریافت کیں اور کارآمد باتیں پوچھیں ؂
جب ہر شخص نے اپنی اپنی عقل کے موافق بیان کیا مگر اُس سے اسکی تسلی نہ ہوئی -
تب[1] بادشاہ نے بزرجمہر سے کہا کہ تو پردہ میں سے آبدار موتی نکال -
بزرجمہر نے دعا دی کہ اے عقلمند اور مروت والے بادشاہ
یہ سمجھ لے کہ دنیا میں کوئی بادشاہ تیرے جیسا آج تک نہیں ہوا ہے -

[1] یعنی تو عمدہ طور سے ہر ایک امر کا جواب دے ؂

انصاف اور عقل اور حکومت اور سلطنت اور شوکت اور صورت اور تدبیر اور نصیبہ ہیں ؛

اگر بادشاہ پرہیزگاری اختیار کرتا ہے تو وہ کینہ اور لڑائی سے آرام پاتا ہے۔
نہ کرنے کے کاموں سے باز رہنا دلکو رنج و غم میں مبتلا رکھنے سے اچھا ہے۔
ایک عقلمند نے یہ کیا اچھی بات کہی کہ بُرے کاموں سے بچنا بہت اچھا ہے۔
حکومت کے وقت خدا سے ڈرتا رہے بدلہ لینے اور زور دکھانیکی خواہش نہیں کرتا۔
جسوقت بادشاہ غصہ میں بھرتا ہے تو اپنی عقل کو کھو دیتا ہے۔
ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ بادشاہ کا کام خدا کو ناگوار ہو۔
ساری بُرائی بھلائی خدا کی طرف سے سمجھے اور بھلائی کے بدلہ میں بہشت مانگے۔
سچ بولنے والی زبان اور محبت والے دل سے ہمیشہ دنیا میں آبرو ملتی ہے۔
جس شخص کے واسطے کوئی ناصح ہوتا ہے وہ محفل کے لوگوں کے سامنے کبھی حقیر نہیں ہوتا۔
بولنے والا اور سمجھدار اور انصاف کرنیوالا چھوٹے درجے والونکو چھوٹونکی جگہ اور بڑونکو بڑونکی جگہ رکھتا ہے
جو شخص بادشاہ کا وزیر ہو اُسے کسی بات میں عاجز نہ ہونا چاہیئے۔
بادشاہ کا تاج اسوقت عزت پاتا ہے جبکہ وہ عقلمندوں کی قدر کرتا ہے
اگر نادان سے کسی بات میں رائے لیگا تو اپنے تخت کو آپ پائمال کریگا۔
اسواسطے کہ نادان عقل سے بھاگتا ہے اور جہالت سے لڑتا ہے۔
درگاہ[1] کے کاموں کو نظر میں رکھنا دشمن کے حلق کو زہر سے تر کرتا ہے ؛

[1] جبتک درگاہ کے کام ٹھیک رہینگے دشمن کی کوئی بات کارگر نہ ہوسکیگی ؛

جب بادشاہ ہر قسم کی واقفیت رکھیگا تو شان و شوکت کے ساتھ رہیگا۔
ایسا نہو کہ کوئی اس سے آزردہ ہوئے ممکن ہے کہ اس سے کچھ نقصان پہنچ جائے۔
وہ شخص جو سزا کے قابل ہے وہ بدذات اور بداصل ہے۔
بادشاہ اُسے آزار پہنچائے بغیر لوگوں میں سے نکال دے تاکہ وہ نقصان نہ اٹھائے
جو شخص بادشاہ کے قیدخانہ میں بے قصور گنہگاروں کی طرح قید ہو۔
اُسے خدا کے حکم کے موافق رہا کردینا چاہیئے اسواسطے کہ ژند میں اسی طرح وارد ہے
اور اگر کوئی بدکردار اور بے غیرت اور بے حیا ہو تو اس سے ملک کو پاک کرنا چاہیئے۔
تاکہ اسکو نحوست کا دن نہ گھیرے اسواسطے کہ وہ اور لوگوں کو بھی برباد کردیگا۔
بادشاہ کو لازم ہے کہ دنیا میں جبتک بادشاہ رہے دین اور انصاف سے خوشی حاصل کرتا رہے۔
اسکا عمل ظاہر اور باطن پر رہے اور ملک کو بد لوگوں کی برائی سے تلوار کے ذریعہ صاف کرتا رہے۔
جب بادشاہ سنجیدگی کے ساتھ فوج رکھیگا تو فریادی تکلیف سے آرام پائیگا۔
اگر تو عقل میں دشمن پر غالب ہوگا تو دشمن عاجز بن جائیگا۔
حکومت کی ساری کمزوریوں کو لڑائی کے پیش آنے سے پہلے بہادروں سے مضبوط کرے۔
جس چیز سے بادشاہ کو ملامت سنی پڑتی ہے اور تاج اور تخت کو بھی دھبا لگتا ہے

خواہش کے خلاف اُس سے الگ رہنا چاہیئے اور وہ کام عقل کے موافق کرنا چاہیئے ؛؛

بیٹے پر زیادہ محبت کرنی پانی میں اپنے چہرے کے دیکھنے کے مانند ہے۔

عقل اور علم کے سکھانے سے کوئی اور غرض اُس کی روح کی صفائی کے سوا نہ رکھ ؛

اس کے لیے اپنے خزانوں کے دروازے کھولدے اسے اپنی محنت رائیگاں جاتی معلوم دے ؛

جسوقت وہ ظلم کے ساتھ ہاتھ بڑھائے تو شاہزادہ کا دل نہ توڑنا چاہیئے۔ اُسے محبت کے ساتھ اس طریقہ سے پھیرے اور اسکی قدرت اور اختیار کو کم کردے

اور اگر تو اسکے دل میں دشمنی مضبوط پائے تو اُسے باغ میں سے نکال ڈال ؛

اگر وہ زیادہ عرصہ تک رہیگا تو مضبوط بن جائیگا اور اس سے بادشاہی باغ کو عیب لگےگا ؛

جب بادشاہ کو عقل اور تمیز حاصل ہے تو لازم ہے کہ وہ چغلخور کی بات نہ سُنے۔

اگر بد کردار پر قابو پائے تو خدا تعالے کے حکم کے سوا[۱] قتل کا ارادہ نہ کر

بد ذات وزیر اور بُری جورو سے بادشاہی تاج پر تباہی آتی ہے ؛

[۱] یعنی جسقدر سزا خدا نے بنائی ہے اسیقدر سزا دے قتل نہ کر ؛

نادان کی بات سُن لینی چاہیئے اگر وہ بُری بات کہتا ہے تو انصاف کی رو سے اُسپر عمل نہ کر۔

بالکل سچائی اختیار کرنی چاہیئے اور کجی سے دل خالی کرنا چاہیئے۔

ملک کے بادشاہ کو سچائی کے سوا اور کوئی بات شایاں نہیں اسواسطے کہ جھوٹ سے زوال آتا ہے۔

جب بادشاہ یہ باتیں سُنے تو اپنے دل میں عقل سے گواہی لے۔

تاج بادشاہ کو دعا دیگا اور سلطنت کا تخت اسپر قایم رہیگا۔

بادشاہی تاج اور تخت اُسکی ذات پر ناز کرتا ہے اور دشمن اپنے نصیبہ سے مایوس ہوتا ہے اور جب یہ ناپایدار زمانہ گزر جاتا ہے (مر جاتا ہے) تو اسکا نام نیکی کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

جبتک زمانہ رہے نوشیرواں کی جان عقل کی حاصل کرنے والی اور جوان رہے۔

اسکی باتوں سے محفل دنگ ہوگئی۔ سب عقلمندوں کی عقلیں حیران رہگئیں۔

نوشیرواں نے جب یہ باتیں سنیں اُسکی عزت جسقدر پہلے تھی اس سے بڑھائی۔

اور اُن نصیحتوں سے آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔ اُس کا منہ موتیوں سے بھر دیا۔

ساری محفل نے شاباش کہا اور بادشاہ کے دربار سے چلے گئے۔

بزرجمہر اور دانا ؤں کے ساتھ نوشیرواں کا پانچواں جلسہ

اسکو بھی جب سات دن گذر گئے اور آٹھویں دن جہان کا روشن کرنیوالا (سورج) نکلا
سلہ سیاہ چادر آتار ڈالی اور دنیا نے زرد دیبا سے آراستہ کی ؛
تو بادشاہ عقلمند اور تجربہ کار سرداروں کے ساتھ بیٹھا ۔

داناؤں اور بہادروں کا سردار اردشیر اور شاپور اور یزدگرد منشی جیسے لوگ تھے۔
منجم اور مخبر اور دانا اور ہوشیار اور بولنے والے آدمی تھے۔
تعریف کرنے والا جوان بزرجمہر بادشاہ نوشیرواں کے پاس آیا۔
اس نے بادشاہ کو دعادی اور بادشاہ اُس سے خوش ہوا۔
بادشاہ نے عالموں سے کہا کہ ایسا علم کسکی ذات میں چھپا ہوا ہے۔
کہ اُس سے خدا کے دین کو مضبوطی ہو اور بادشاہی تخت بے عیب بن جائے۔
جب اُس سے یہ بات عالموں کے سردار نے (اردشیر سے مراد ہے) سنی تو بہادروں کے
بیچ میں سے بولا۔

جواب دیا کہ بادشاہ کے انصاف سے شان اور تاج اور تخت موتی برساتے ہیں۔
اگر وہ انصاف کے ساتھ خزانہ کا منہ کھولتا ہے تو مرنے کے بعد اسکا نام شہرت کے ساتھ
باقی رہتا ہے ؛

دوسرا وہ جو اپنی زبان کو جھوٹ سے پاک رکھے ۔ اور دنیا میں بدراہی سے رونق نہ چاہے
تیسرا وہ جو انصاف اور بخشش کے ساتھ ہے زمانہ اسکی حکومت سے آرام پاتا ہے
چوتھا وہ کہ قصور وار کم زور پر تا مور بادشاہ غضبناک ہو ؛

سلہ یعنی رات گذر گئی اور دن نکلا ؛

پانچویں اسکی گفتگو ایسی ہو کہ دنیا میں اُسکا نام تجربہ کار مشہور ہو جائے
ساری چھوٹی بڑی باتیں سچ سچ کہے۔ کسی کام میں اپنے قاعدہ کے خلاف نکرے
چھٹے اپنے تخت کے خیر خواہ پر ایسی محبت رکھے جیسی اپنے نصیبہ پر۔
ساتویں عقلمند بولنے والا ہو گفتگو کرنے میں اسکی زبان درست ہو۔
سیکھنے سے اُسکا دل اُکتائے نہیں۔ غور کرنے سے دماغ کو روکے نہیں۔
وہ ہر شخص جو اس طرح عقل سے آزاد ہے نصیبہ کی شکایت کیوں نکریگا۔
عقل عالموں کی جان کی پرورش کرتی ہے۔ عقل علم کے طالبوں کو راستہ بتاتی ہے
اے بادشاہ دلکو عقل سے روکے نہ رکھو عقل نام اور انجام دونو کو درست کرتی ہے۔
وہ شخص بیوقوف اور پست ہمت ہے جس نے کہا کہ میں ایسا ہوں کہ میرے برابر
عقل میں کوئی نہیں۔
اسکے بعد یزدگرد دبیر نے کہا اے عقلمند اور سمجھدار بادشاہ۔
بادشاہ کیلیے خون بہانا اور ذرا سی بات پر غضبناک ہو جانا بُرا ہے۔
اسیطرح بادشاہ حقیر بنجاتا ہے اگر بغیر سوچے سمجھے کوئی کام کر بیٹھتا ہے۔
اسی طرح عقلمند کے ساتھ لڑتا ہے اور اپنی بیوقوفی سے دلکو غصہ دلاتا ہے۔
جب بادشاہ کا دل کینہ کا ایلچی بن گیا تو بدی اسکی روح کی ہمنشیں بنگئی۔
اور اگر بادشاہ جلدی کرنیوالا ہوگا تو اسکی بات میں کوئی عمدگی نہوگی۔
دوسرے لڑائی ہے کہ لڑنے کے وقت جان کا خوف کرے اور عزت سے نہ ڈرے

جس دولتمند کا دل تنگ اور سخت ہو اسکا زمین میں گاڑ دینا ہی اچھا ہے۔

فقیر آدمی پر زور جتانا زیبا نہیں۔ وہ سرداری کی شان نہیں ہے۔

اگر بوڑھا بدراہی اختیار کرے تو بڑی بات ہے مرنے کے بعد اسکی روح آگ میں پڑیگی۔

اور اگر جوان آدمی کام کرنے میں سستی کریگا تو زمانہ اس سے بے پروا بن جائیگا۔

تندرست نہ ہونے کے سبب جوان نہ رہیگا اس میں طاقت اور جان نہ رہے گی۔

جب بزرجمہر نے یہ پسندیدہ باتیں سنیں اور دماغ کو عقل سے آراستہ کیا۔

تو بولا کہ اے چاند کی سی شکل والے بادشاہ (خدا کرے) روشن آسمان تیرا طرفدار رہے

یہ سمجھ کہ جو شخص عقل رکھتا ہے وہ علم سے روح کی پرورش کرتا ہے (علم سیکھتا ہے)

جاہل کی پتھر اور پہاڑ بھی شکایت کرتا ہے۔ اسی سبب سے اسکی کسی کے سامنے عزت نہیں

وہ ابتدا اور انجام میں تمیز نہیں کر سکتا۔ نام کو آبرو سے اچھا سمجھتا ہے۔

وہ عام لوگوں کے نزدیک کام میں خراب اور عالموں کی نزدیک تو بالکل ہی نکما ہے

ایک وہ جو بادشاہ ہو کر جھوٹ بولے عقلمند کے سامنے اسکی عزت نہیں ہوتی۔

فوج کا سردار اگر خزانہ بچائے گا تو فوج تکلیف پاکر اس سے سرکش ہو جائیگی۔

دوسرا وہ عالم جو لذت پاکر گناہ سے نہ ڈرے۔

سلے دوسرا مصرعہ دعائیہ ہے۔

جو حکیم خود بیمار ہو وہ بیمار کی بیماری کو کس طرح کھو سکے ؛
جو فقیر کسی ایسی چیز پر جو ایک کوڑی کو بھی نہ بکے فخر کرے۔
وہ بادشاہ جس سے لوگ رات دن کسی وقت بھی آرام نہ پائیں اور نہ سو سکیں
اور خوف زدہ رہیں ؛
اگر سلانیوالی[1] ہوا اُسپر اپنا اثر کرے تو وہ اسپر اپنا احسان رکھے۔
ساتویں وہ عقلمند جو غضبناک ہو اور لوگوں کے مال کو تاکے۔
آٹھویں نادان کو رستہ بتانیوالا۔ اور سست آدمی کو اختیارات دینے والا۔
ہر ایک بے عقل اگرچہ عقل نہیں رکھتا پر اپنی ہی بات سے شرمندہ بن جاتا ہے
اسے نیک خصلت آدمی بیوقوف آدمی کا دل آرزو کے ساتھ اسطرح کا تعلق رکھتا ہے
جس[2] طرح کہ آگ گندک سے بھڑک اٹھتی ہے اگرچہ اسنے سردی میں پرورش پائی ہو۔
نوشیرواں بادشاہ کا دل خوش رہے اور دنیا کے سردار اسُ کے فرمانبردار
رہیں ؛

[1] یعنی اگر ہوا ایسے بادشاہ کو سلائیگی تو بادشاہ پر احسان کریگی اسواسطے اسقدر عرصہ تک اُسے گناہ سے بچائیگی ؛
[2] مطلب یہ ہے کہ بیوقوف آرزو پاکر جامہ سے باہر ہو جاتا ہے جس طرح آگ کہ باوجود سردی کے موسم میں ٹھٹھری ہوئی ہونے کے گندک کی خوراک پاکر بھڑک اُٹھتی ہے ؛
اس شعر میں ہنستاں غلط ہے زمستاں ہونا چاہیئے ؛

بزرجمہر اور علماء کے ساتھ نوشیرواں کی چھٹی محفل

اسکو بھی ایک ہفتہ گذر گیا۔ بادشاہ نے دربار کے آراستہ کرنیکا حکم دیا۔
کپڑوں اور تاج اور سنہری ٹیک کے ساتھ سونے کے تخت پر آکر بیٹھا۔
ایک طرف عالم جو اسکا وزیر تھا۔ دوسری طرف یزدگرد دبیر تھا۔
اسکے گرداگرد عالم اور دانا نیز بزرجمہر اور سردار لوگ تھے۔
اسوقت بادشاہ نے بزرجمہر سے کہا کہ اچھی بات چھپانی نہ چاہیئے۔
وہ باتیں جو روح کو فائدہ بخشیں اور ان سے کم درجے کے لوگ مرتبہ پائیں ؛
اور اس گویائی کے خزانہ میں کمی نہیں ہوتی ان کے سننے سے آدمی کو خوشی حاصل
ہوتی ہے ؛
عالم نے بزرجمہر سے کہا کہ اے پھرنے والے آسمان سے زیادہ مشہور ہے
تو کس بات کو سمجھتا ہے کہ اسکی کثرت تجھے گھٹاتی ہے اور اگر کم ہو تو تیری عمر بڑھاتی ہے
جواب دیا کہ جب کم کھائیگا تو بدن کو آرام حاصل ہوگا اور روح بڑھیگی۔
اور اگر اچھی عادت کی کثرت کریگا تو اپنے مقابل والے پر غلبہ پائیگا۔
پھر سب عالموں سے زیادہ عالم نے پوچھا کہ اے عقلمندوں کی علمیت پر فوقیت رکھنے والے شخص
دنیا میں آرزو کے بغیر تو کوئی نہیں خواہ ظاہر میں ہو خواہ دل میں ؛

۱؎ اس شعر میں بارہ غلط ہے یارہ چاہیئے ؛

پس آرزو کا طریقہ ظاہر ہے کہ آدمی کو قدرت حاصل ہوتی ہے ؛

مجھے کونسا رستہ فائدہ دیسکتا ہے اور کس رستہ میں تکلیف اور رنج اور مصیبت ہے

جواب دیا کہ دو راستے ہیں۔ تجھے کس راستہ سے گزرنے کی خواہش ہے ؛

ایک راستہ بیباکی اور بدی سے بھرا ہوا ہے دوسرا نیکی اور عقل کا ہے۔

دنیا سے پھر کر خاک میں جانا ضرور ہے۔ یہ راستہ بہت طویل اور خوف اور ڈر سے بھرا ہوا ہے ؛

اس امر میں عقل کو تیری رہنما بنی چاہیئے۔ اس میں کیوں اور کس لیے پوچھنے کی حاجت نہیں ؛

عقلمند کو خدا کی طرف سے خلعت ملتا ہے تو دیکھ کہ خلعت کے لائق کون شخص ہے۔

جس طاقتور شخص میں عقل نہیں دنیا میں اُسے کوئی پوچھتا بھی نہیں۔

جب انسان علم سیکھ لیتا ہے تو وہ عزت اور بڑائی کے لائق بن جاتا ہے۔

علم حاصل کرنے کے بعد پہلے خدا کی طرف جھک اسواسطے کہ وہی ہے اور ہمیشہ وہی رہیگا۔

اسکی طرف جھکا تو مطلب حاصل کر لیا جس مقام پر پہنچنے کے لیے تو دوڑتا ہے وہاں پہنچ بھی گیا ہے ؛

پھر سمجھ کی بات یہ ہے کہ کھانے کی وہ چیزیں حاصل کر جو حاصل کرنے کی ہیں

کھانے اور پہننے میں پاکی کا خیال رکھ۔ اس بات میں خدا کے حکم کو قایم رکھ۔

اگر تجھے کبھی کسی شے کی ضرورت ہو تو کنجوسوں کے ہاتھوں اور مالوں کی طرف توجہ نکرنا

پیشوں میں سے وہ پیشہ اختیار کر کہ جسکے نام سے عزت نہ بگڑے۔
اور اس شخص کے ساتھ پکی دوستی پیدا کر جو آڑے وقت پر تیرا مددگار رہے۔
تو محفل میں خاموش رہ جب تو چاہتا ہے کہ سب کے سب تجھے شاباش و آفرین کہیں ؛
اگر تو بولے تو وہی بات کہہ جو سیکھی ہے اور جسکے سیکھنے میں جان کھپائی ہے۔
بات کو تول اور خزانہ کے روپے کو نہ تول اسواسطے آدمی کی عقل کے مقابل خزانہ کوئی چیز نہیں ؛
بات کہتے وقت زبان کو تیز کر عقل کو کمان اور زبان کو تیر بنا
اگر تجھے لڑائی پیش آئے تو خبردار رہ اور اپنے آپ کو دشمن سے بچائے رکھ۔
جب دشمن نے تیرے سامنے صف باندھ لی تو تجھے تدبیر اور استقلال اختیار کرنا چاہیئے
جب تو جنگ میں اپنے مقابل کو دیکھے تو چاہیئے کہ تیرا چہرہ زرد نہ پڑے۔
اگر تو سبقت کریگا تو فتح پائیگا اور اگر تو سستی کریگا تو شکست کھائیگا ؛
جسوقت تو گھوڑا بڑھا کر حملہ کرے تو خیال رکھ اور اپنے مقابل کے ہتیاروں کو نظر میں رکھ ؛
اگر وہ تیز غلطی کرے تو تو اُس کے سامنے سے نہ ہٹ ہوشیاری سے لڑائی کی برداشت کر ؛

۱؎ یعنی خوف اور ڈر کی علامتیں تجھ سے ظاہر نہوں جس سے دشمن زیادہ دلیر ہو جائیگا۔
۲؎ تیر غلط تیز صحیح۔

اگر تو جانتا ہے کہ تو اسکی تاب نہیں رکھتا تو مقابلہ نہ کر - اور لڑائی سے ہٹ جانے کی تدبیر کر ؛

اسی طرح کھانے کے وقت بدن کا خیال رکھ - تن پروری سے تجھے نقصان نہ پہنچے بہت کھانا تجھے کمزور بنا دیگا - اور اگر تو کم کھائیگا تو تیرا زور بڑھے گا -

کھانے[1] میں اپنے آپ کو چوک نہ بنا - اتنا کھا جس سے تیرا مطلب نکل آئے -

شراب[2] سے بھی تو سرور حاصل کرا ہیلیے کہ مست کی تعریف کوئی نہیں کرتا -

اگر تو نے خدا کی بندگی پسند کی ہے تو تو آنکھ کے مانند اور دنیا سر کے مانند ہے -

ہمیشہ دنیا کے پیدا کرنے والے کی یاد رکھ - عبادت کو اسی یاد پر قایم رکھ -

غور کے ساتھ وقت کا خیال رکھ دن رات اور آرام کے وقت

سارے کاموں میں میانہ روی اختیار کر - ملاپ اور لڑائی اور غیرت میں بھی ؛

تو مٹی سے ملا ہوا پانی اور ہوا ہے - پاک اللہ کے رستہ کو نہ بھول ؛

---

[1] یعنی جس طرح چوک کے بازار میں طرح طرح کی چیزیں بھری ہوئی ہیں اسیطرح تو اپنے پیٹ کو مختلف قسم کی چیزیں کھا کھا کے چوک جیسا نہ بنا - صرف اسقدر کھا جس سے بھوک دفع ہو اور زندگی قایم رہے -

[2] یعنی شراب صرف اسقدر پی جس سے سرور حاصل ہو اور بیہوشی اور بیخودی لاحق نہ ہو

[3] جیسے سر میں آنکھ سب اعضا سے اچھی چیز ہے اسی طرح تو دنیا میں سب سے زیادہ عزیز اور بہتر سمجھا جائیگا ؛

عبادت کھانے سے ذرا کم نہ کر۔ تو نیا ینکر رہ اگرچہ مذہب پرانا بن گیا ہے۔

نیکی کی طرف توجہ رکھ اور ہر شے کو غنیمت سمجھ اور ان سب شکر گذاری کی باتوں کو

خدا کی طرف سے خیال کر۔

عقل اور تدبیر پر خواہش کو اختیار نہ کر اسلیے کہ نہیں تو عقل تجھ سے دور ہو جائیگی۔

ہرگز بُرائی کے پاس نہ پھٹک۔ اگر تو عقلمند ہے تو نیکی کی طرف توجہ کر۔

دنیا میں وہ شخص زیادہ تعریف کے قابل ہے کہ اسکا ظاہری اور پوشیدہ کام نیک ہو۔

اگر عزیزوں اور رشتہ داروں کی ہستی ہو تو بیٹے کو انشا پردازی سکھا۔

اگر تو چاہتا ہے کہ کوشش کا نتیجہ ظاہر ہو تو استادوں سے خلاف ورزی نہ کر۔

انشا پردازی آدمی کو تخت پر بٹھا دیتی ہے۔ نالایق بھی اس کی بدولت لایق بن جاتا ہے۔

انشا پردازی بڑی عزت کا پیشہ ہے۔ اس سے گھٹیل آدمی بھی عزت دار بنجاتا ہے۔

اگر منشی سامان اور عقل رکھتا ہو تو ضرور بادشاہ کے پاس بیٹھے گا

اگر اپنے تئیں محنت میں مشغول رکھے گا تو ہمیشہ بادشاہ سے خزانہ پائیگا

اگر خط کے ساتھ بلاغت بھی پیدا ہو جائے تو خیال کے ساتھ اسمیں معنی بھی نکلیں۔

لفظ وہ ہوں جو چھوٹے ہوں اور خط سے وہ بات ظاہر ہو جو زیادہ دلچسپ ہو۔

منشی کو عقلمند ہونا چاہیئے بردبار اور بات کا یاد رکھنے والا ہونا چاہیئے۔

ہشیار اور بادشاہ سے موافقت پیدا کرنیوالا ہو۔ اسکی زبان بری باتوں سے بند اور

وہ پاک باز ہو۔

کرنیوالا اور عقلمند اور سچ بولنے والا - بات کا پورا اور پاک صاف اور ہنس مکھ ہو
وہ ان ہنروں کے ساتھ بادشاہ کے سامنے جائیگا تو اسکے سامنے بیٹھنے کا مرتبہ پائیگا -
بادشاہ نے جب اسکی باتیں سنیں تو اُسکا دل موسم بہار کے پھول کی مانند تروتازہ بن گیا -
پھر نے عالم سے کہا کہ جا اسکے لیے کوئی نئی جگہ تجویز کر -
روپیہ اور اُسکے لائق خلعت لا کہ اُسکی باتوں سے دل خوش ہو -

بزرجمہر اور عالموں کے ساتھ نوشیرواں کا ساتواں جلسہ

دوسرے ہفتہ جب سورج نے تاج پر روشنی ڈالی تو نوشیرواں ہاتھی دانت کے تخت پر آکر بیٹھا
عالموں کے عالم اور پہلوان اور ملکوں کے فتح کرنیوالے ہوشیار منتظم لوگوں سمیت
وہ ساوہ اور یزدجرد منشی اور سامنے تیز فہم بہمن
اسوقت بادشاہ نے بزرجمہر سے کہا کہ دلونکو درست کر اور نیک راستہ دکھا -
مجھ میں جو بھلائی جانتا ہے بیان کر اور رنجی کے ساتھ دنیا میں عزت حاصل
کرنے کا ارادہ نہ کر -
میرے حکم کا ماننا کیسا ہے اور میرے عہد و پیمان کا خیال رکھنا کیسا ہے -
صاف صاف بات کہہ اور گول نہ بیان کر - آب و تاب کے ساتھ فضول باتیں نہ بنا -
اس عقلمند آدمی نے بادشاہ سے کہا کہ اے نیلے آسمان سے بھی رتبہ میں زیادہ بلند ہونیوالے
بادشاہ کی اطاعت کرنے کو عقلمند آدمی مذہب سے باہر نہیں سمجھتا ؎

بادشاہ کی فرمانبرداری بھی مذہبی احکام کی مانند ضروری ہے ؎

بادشاہوں کی فرمانبرداری میں سستی نہ کرنی چاہیئے - بادشاہ کا دل اُداس نہ کرنا چاہیئے -

جو شخص بادشاہ کا دشمن ہے اُسکی روح شیطان کی فرمانبردار ہے -

جو دل بادشاہ کو دوست نہیں رکھتا - لازم ہے کہ اُسکا بھیجا اور کھال باقی نہ رہے

سمجھ لے کہ بادشاہ دنیا کا آرام ہے جب تجھ سے نیکی ظہور میں آئیگی تو وہ رنبہ دیگا

بُرائی اور بھلائی اُسکے بس میں ہے - اُسے کسیکو آزار دینے اور بدلا لینے کا خیال نہیں

تو اُس کے مقابلہ میں بیٹے کو بھی عزیز نہ جان - اُسکے پیارے چہرے کو جان[1] کی برابر سمجھ :

جس شہر پر بادشاہ کی عنایت ہے اُس ملک کو کسی چیز کی ضرورت نہیں :

اُسکی سوکت سے تجھے برائی نہ پہنچیگی اُسکا اقبال بہتری پیدا کرتا ہے -

بادشاہ کی بدولت دنیا خوش رہتی ہے اسواسطے کہ اُسکی صورت سے خدا کا نور ظاہر ہوتا ہے

اگر تو اُسکی نعمت سے حصہ پائے تو کوشش کر تو ہمیشہ اُسکے حکم کو بجا لاتا رہے -

اگر تجھے قرب حاصل ہو تو مغرور نہ بن اور اگر تجھے علیحدہ کردے تو شکایت نہ کر -

فرمانبردار اگر بادشاہ سے تکلیف پائے تو سمجھ لے کہ ناموری اور خزانہ محنت سے ملتا ہے

لازم ہے کہ کارگزاری سے گھبرائے نہیں اور لڑائی میں سستی نہ کرے -

اور جو شخص بادشاہ کے راز سے واقف ہو اُسے چاہیئے کہ چاند سورج سے بھی نہ بتلائے

[1] جاندار کی جگہ جاں دار چاہیئے :

ص بادشاہ کے حکم بجاآوری میں سستی کرتا ہے وہ اپنے آپ کے ساتھ غفلت کرتا ہے
رخت کا پھول نکما ہوتا ہے جو تاج اور تخت پر پتے بکھیرتا ہے۔
کے کسی ملازم کی بُرائی اُس کے سامنے نہ بیان کر اسلیے کہ تو اپنی عزت اُس کے
ے گھٹاتا ہے۔
بہت جھوٹ بولتا ہے وہ بادشاہوں کے سامنے مرتبہ نہیں پاتا۔
عقل میں نہ آئے اُسے بادشاہ کے سامنے نہ بیان کر۔
سے کچھ پوچھے تو جو کچھ تو جانتا ہے بیان کر بہت بکواس سے
ت نہ کھو۔
عقل اُس سے بہت زیادہ ہے کہ جسقدر کانوں نے ظاہر اور پوشیدہ
سنا ہے۔
کو بادشاہ نے بے عزت بنا دیا وہ ہمیشہ عقل سے دکھی رہتا ہے۔
دنیا میں وہی شخص عزت دار بنتا ہے جس سے بادشاہ خوش ہوتا ہے۔
ہ تیرے اوپر عنایت کرے تو مغرور نہ بن اگرچہ تو پرانا خدمت گذار ہو۔
اگر وہ کسی دوسرے کی پرورش کریگا تو وہ بیشک تیری طرح خدمتگذار بنجائیگا۔
کسی بات پر ناراض ہو جائے تو عذر کر اور ذرا دم نہ مار۔
قصور سے تجھے واقفیت نہیں تو صاف دل بن کر بادشاہ کے سامنے جا۔
میل رکھتا ہے تو اسکو منہ نہ دکھا اور دل پھیرلے۔

وہ اپنے اقبال سے تیرے دلی ارادے اور کجروی اور دشمنی کو تاڑ جائیگا۔

اس کے بعد تو اس سے فائدہ نہ اٹھائیگا اور اُسکی محبت آمیز باتیں نہ سُنیگا۔

بادشاہ کی درگاہ کو دریا کے مانند خیال کر۔ فرمانبردار ملاح کے مانند ہے اور ہنر کشتی کی

گفتگو لنگر اور اُسکا بادبان عقل ہے۔ اور عقلمند جب دریا کو عبور کرتا ہے

تو سب بادبالوں کو ہوا سے بھر لیتا ہے اسواسطے کہ وہ مایہ دار[1] بھی ہیں اور سایہ د

جو شخص عقل کے ساتھ ہنر نہیں رکھتا لازم ہے کہ وہ بادشاہ کی درگاہ پر نہ جا

اگر بادشاہ آگ کا پہاڑ بھی ہوتا تو فرمانبردار کی زندگی خوب گذرتی۔

غصے کے وقت آگ کی مانند بھڑک اُٹھتا ہے اور جب خوش ہوتا ہے تو ردشنی

اگر ایک وقت دودھ اور شہد ہے تو دوسرے وقت ہلاک کرنیوالے زہر کی ما

بادشاہ کا کام دریا کی مانند ہوتا ہے اُس کے حکم سے آسمان پر چاند چ

دریا میں سے ایک شخص ریت اٹھاتا ہے اور دوسرا سیپ کے موتی حاصل کرتا

نوشیرواں پر سلطنت قایم رہے۔ اور پھرنیوالا آسمان ہمیشہ اسکا فرمانبردار ر

اسواسطے کہ وہ دنیا کے بادشاہوں کا سردار ہے ہر ایک بھلائی کے ساتھ ملک

کسرے نے اسکے کلام کو غور سے سُنا۔ اور اُسکا دل اسکو دیکھکر باغ باغ ہوگیا

---

[1] مایہ دار سے مطلب یہ ہے کہ ہوا سے بھرے ہوے ہیں جو جہازوں کے چلنے

اور جسوقت بادبان کھلے ہوئے ہوتے ہیں تو اُن سے سایہ بھی ہو ہی جاتا ہے۔

جب[1] وہ زہ کہا کرتا تو چار توڑے ہوتے - بادشاہ کی بخشش کا یہی ڈھنگ تھا
اور اگر زہ کے ساتھ زہا زہ بھی کہتا تھا تو اسکے خزانہ سے درہموں کے چالیس
توڑے دیے جاتے تھے -

بادشاہ نے زہ کے ساتھ زہا زہ کہا اور اس کہنے میں درہموں کا دینا ضروری تھا
آفتاب جیسے چہرے والا خزانچی درہموں کے توڑے لایا اور بزرجمہر کے سامنے رکھدیئے

نوشیرواں کے انصاف اور دنیا کے لوگوں کے اسکے قانون سے آرام پانے کے بیان میں گفتگو

جب کسریٰ اپنے تخت پر بیٹھا اور پہلوان اور سردار لوگ اپنے اپنے نصیبہ کے ساتھ آئے
ملک بہشت کے مانند انصاف اور بھلائی اور سامان سے آراستہ ہوگیا -
دنیا لڑائی اور جا بجا کی ظالمانہ خونریزیوں سے امن میں آگئی ؛
ملک[2] خدا کی عنایت سے تازہ ہوگیا - گویا بدی کے دونو ہاتھ بندھ گئے -
لوٹ مار کسی کو یاد نہ رہی - نہ برائی کی طرف ہاتھ بڑھانا -
خلقت نے بادشاہ کی فرمانبرداری اختیار کی اور کجروی اور بدکاری سے باز آئے
اگر کوئی رستہ میں کبھی درم ڈالدیتا تھا تو اس مال کو دیکھکر چور بھاگ جاتا تھا -

---

[1] زہ یعنی شاباش مطلب یہ ہے کہ نوشیرواں نے بخشش کرنیکا یہ طریقہ مقرر کر رکھا تھا کہ جب وہ کسی شخص کے کام کی نسبت زہ کہدیتا تھا یا زبان سے بے ساختہ نکلجاتا تھا تو اس شخص کو روپیہ کے چار توڑے عطا کئے جاتے تھے [2] اس شعر میں بہر جائے بیداد غلط ہے بہر جا بہ بیداد ہونا چاہئے [3] یعنی کہیں بدی کا نام نشان تک

خشکی اور تری پر دریا کے کپڑوں اور دنیا روں کی طرف روشن دن اور رات کے وقت بھی
بادشاہ کے خوف اور انصاف سے کوئی بدمعاش نگہ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔
جہان بہشت کی مانند آراستہ تھا۔ ساری بستیاں اور جنگل سامانوں سے پُر تھے۔
ہر ملک میں فرمان روا بھیجے گئے ہر ایک سردار اور عہدہ دار کے پاس بھیجے گئے۔
ترکستان اور چین اور سقلاب اور اسیطرح ہر ایک ولایت کے سوداگروں سے
اور مشکنا فنوں اور چینی پرند کپڑوں کی بہتات اور آرائش روم اور ہندوستان کی چیزوں سے
ایران خوشنما بہشت جیسا بن گیا۔ اسکی خاک عنبر اور اسکی اینٹیں سونا بن گئیں۔
خلقت ایران کو مُنڈآل سب تکلیفیں اور شکایتوں سے آرام پایا۔
گویا ہوا کے جھونکے گلاب میں بسے ہوئے تھے۔ لوگ تکلیف اور علاج سے چھوٹ گئے تھے
گلزاروں میں وقت پر مینہ برستا تھا۔ کوئی کسان مینہ کی طرف سے پریشان نہ تھا
ملک سبزہ اور چوپائے جانوروں سے بھر گیا آبادی اور جنگل اور گھر اور مکان گلزار بن گئے
تمام نالے دریا بن گئے۔ پھول خزاں کے موسم میں بھی ثریا ستاروں کی مانند موجود تھے
ایرانیوں کو مختلف قسم کی زبانیں سکھائیں۔ ان کی روحیں علم سے روشن کیں۔
ہر ایک ملک اور ولایت مثلاً ترکستان اور چین اور ہندوستان اور روم کے سوداگروں نے
بادشاہ کی توصیف و ثنا کی اور گھاس کی زیادتی سے چوپائے جانور بڑھ گئے۔
زبان آوروں میں سے جو شخص علمیت رکھتا تھا وہ بادشاہ کی بارگاہ میں موجود تھا۔
بہادر اور عقلمند اور عالم اور ہنرمند تھے۔ اور بدمعاش سزا کے خوف سے کانپتے تھے

جب سورج دنیا کو روشن کرتا تھا تو بارگاہ سے شور اٹھتا تھا۔
کہ اے بادشاہ کے اہلکارو کسی بدمعاش کو چھپا کر نہ رکھنا۔
جو شخص کام میں محنت کرے اُسے محنت کے موافق مزدوری ملنی چاہیئے ؛
دربار کے سردار سے کہدو کہ ہمسے مزدوری طلب کرے۔
اگر کوئی قرضخواہ آئے اور مفلس آدمی سے درم مانگے۔
تو لازم ہے کہ مفلس کو رنج نہ پہنچے۔ خزانچی اُسکا قرض خزانہ سے چکادے۔
اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی عورت پر نظر ڈالے تو جسوقت اُسکا مدعی بادشاہ کی
دربار میں آئے ؛
تو لازم ہے کہ مجرم کنواں جھانکے یا سولی پر چڑھے جس سولی کے ساتھ تیر اور جس
کنویں کے ساتھ قید ہے ؛
اگر کسی جگہ گھوڑے کو ادھر ادھر پھرتا ہوا پائیں جس کی کسان دربار میں آکر شکایت کرے
تو اس گھوڑے کو اس کھیت میں ذبح کر ڈالیں اور اسکا گوشت اس شخص کو دیں جسکا نقصان ہوا
اُسکا سوار پیدل رہجائے اور معافی کے لیے آتشکدہ کے سردار کے پاس جائے۔
یہانتک کہ وہ اُس کے دفتر کا نام نکال ڈالے۔ اور اسکا مکان ڈھادیں۔
اور جو کوئی قصور اس سے کم یا زیادہ ہو وہ اس سے زیادہ برا سمجھا جائے جیسا کہ وہ پہلے سے سمجھا جاتا ہے
بادشاہ اسکی بات نہ سنے اور دربار میں بیچ بونے والوں سے سوا اور کسیکو داخل نہ ہونے دے
جو شخص ہمارے اس قانون کا پابند نہو وہ ہمارے دربار میں نہ آئے ؛

نوشیرواں کو بزرجمہر کا نصیحت کرنا اور نیک کام اور نیک کلام کی بابت بحث کرنا

ایک دن بادشاہ خوش و شاد بیٹھا اور عالم بزرگوں کو طلب کیا۔
خندہ پیشانی سے ہنسکر بات کہی اور بزرجمہر تخت کے قریب بیٹھا۔
اُس نے بادشاہ کو دعا دی جس سے دل پُر بہار ہو گیا۔
کہا کہ اے خوش دل بادشاہ تیرے اندر عیب جو کوئی برائی نہ پا سکے
تو مبارک اور فتح نصیب بادشاہوں کا بادشاہ۔ عقلمند اور نیک بخت فرمانروا ہے
میں نے پہلوی زبان میں شاہی کاغذ اور دفتر میں کچھ نصیحتیں لکھی ہیں۔
اور وہ خزانچی کے حوالہ کردی ہیں کہ شاید کسی وقت وہ نکل آئیں اور بادشاہ انہیں پڑھے۔
میں نے دیکھا ہے کہ یہ دیر لگانیوالا آسمان۔ پوشیدہ باتوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتا۔
اگر آدمی عیش کی کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور لڑائی کے لیے جان ہتھیلی پر رکھ لے۔
اور ملک کو دشمنوں سے خالی کردے۔ اور بدخواہوں کی طرف سے بیخوف بن جائے
سارے جہان کا بادشاہ بنجائے۔ اور ہر قسم کی باتیں حاصل کرے۔
بہادری کے ذریعہ وسیع سلطنت پر قبضہ کرے۔ باغ اور چمن اور محل اور چوک بنائے
خزانے جمع کرے اور اولاد پائے۔ اور بہت عرصہ تک امیدیں پوری ہوتی رہیں
فوجیں اور خزانے جمع کرے اور محل اور مکانات سجائے۔
اگر اب فقیر تکلیف میں ہے۔ گو ہر طرف سے خزانے اور ناموری حاصل کرے۔
جائز اور ناجائز طریقوں سے مال جمع کرے اور اس حالت پر ایک صدی بھی نہ گزرے

کہ وہ خاک بن جائے اور اسکی کوشش کا پھل گر جائے اور اسکا سب خزانہ دشمن کو مل جائے
نہ اولاد رہے نہ تاج اور تخت - نہ بادشاہی محل رہیں نہ خزانے نہ فوج -
جبکہ اسکی ہوا کی وہ شہرت دب جائیگی تو دنیا میں کوئی اُسے یاد نہ کریگا -
اگر زمانہ اس طریقہ پر گزریگا تو اسکی نیک نامی یاد رہیگی
دنیا میں ہمیشہ رہنے والی دو چیزیں ہیں اور بس - انکے سوا جو کچھ ہے وہ
کسی کے پاس نہیں رہتی :-
اچھا کلام اور نیک کام باقی رہتا ہے جبتک دنیا نیکی کے ساتھ ہے -
دھوپ اور پانی اور ہوا اور مٹی سے نیک کام اور اچھا کلام خراب نہیں ہوتا
زمانہ کا یہی دستور ہے کہ حیا والا اور پرہیزگار آدمی آرام سے رہتا ہے -
اے بادشاہ جہانتک ہوسکے گناہ نہ کر - ایسا گناہ جس سے روح کو شرمندگی حاصل ہو
فائدہ پہنچانے اور نہ ستانے کی عادت اختیار کرا سلئے کہ مذہب کا قاعدہ اور انجام یہی ہے
یہ اتنی باتیں میری یادگار رہیں میں خیال کرتا ہوں کہ یہ کبھی پرانی نہ پڑینگی -
جب بادشاہ کا روشن دل کھلا تو اس نے اُس سے بہت سی باتیں دریافت کیں -
اُس سے کہا کہ کونسا مبارک شخص ہے جو بغیر سر دہوا کے اپنا دل خوش رکھے -
کہا وہ شخص جو بیگناہ ہو اور جسے شیطان راستے سے نہیں بہکا سکا -
اُس سے کجروی اور شیطانی طریقہ کی نسبت اور خدا تعالےٰ کے رستے کی بابت سوال کیا
اس نے اُسکو جواب دیا کہ خدا کا فرمان اچھا اسواسطے کہ اس سے دونو جہان کی زینت ہے -

شیطان کا طریقہ بُرائی کا دروازہ ہے جو اسکی فرماں برداری کرنیوالے آدمی کا دشمن ہے

دنیا میں وہ عزت دار آدمی خوب ہے جو حیا اور پاکی کا جامہ رکھتا ہے۔

جب علم اُس کے بدن کا محافظ ہوگا تو اسکی ساری زندگی آرام سے گزریگی۔

اسکے ساتھ عقل اور سچائی ہوگی وہ کجروی اور خرابی کا دروازہ نہ کھٹکھٹائیگا۔

جو چیز جسم کا حصہ ہوتی ہے مرنے کے بعد روح اُس کی دشمن بن جاتی ہے۔

وہ شخص (تن پرور) اِن دونو باتوں میں سے کیسکو نہیں جانتا کہ وہ خود

نیام کے واسطے ہے یا تلوار کے واسطے۔

جو شخص عقل پر حاکم ہوتا ہے وہ روح کو خواہش کی فرماں بردار نہیں بننے دیتا۔

مغرور آدمی کی بات نہ سن اسواسطے کہ وہ پاکیزہ روح کے ساتھ بُرائی پیدا کرنیوالا ہے

وہ خسنو کی طرح دوسری جگہ نہیں آتا۔ اسی جگہ مصیبت اور تکلیف میں رہجاتا

ہے (ترقی نہیں پاتا)۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر تو اس شخص کو کمینہ سمجھ جو خدائے پاک سے نہ ڈرتا ہو۔

وہ جسم کے پانیوالے حصہ کو حس کے واسطے اچھا جانتا ہے۔ اسکی آرزوئیں منہ میں ہی قید ہوتی ہیں

وہ علم کو بھی جو جان کا حصہ ہے نہیں جانتا اور نہ علمیت کی باتیں سُنتا ہے۔

کسرے نے پوچھا کہ سرداروں میں سے جانچ کی رو سے کون سا زیادہ اچھا ہے۔

کہا وہ شخص جو زیادہ عقلمند ہے اور ہر خواہش پر غالب رہتا ہے۔

بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ عقلمند کون ہے اسواسطے کہ آدمی کی عقل ایک پوشیدہ چیز ہے

کہا وہ ہے جسکا دل شیطان کے بہکانے سے خداتعالی کی طرف سے نہ پھرے۔
اور وہ شخص جو کسیکی بیہودہ اطاعت نکرے اسواسطے کہ بیہودہ فرمانبرداری جان کی
دشمن اور عقل کا جال ہے۔
بشر کی سی طاقت والے دس شیطان ہیں جو جان اور عقل کو زیر کر لیتے ہیں۔
کسرا نے اس سے پوچھا کہ وہ دس شیطان ہیں جنکے ساتھ عقل رد دیتی ہے۔
جواب دیا کہ حرص اور خوشامد دو مضبوط اور طاقتور دیو ہیں۔
اور غصہ اور حسد اور غیرت اور کینہ چغلخور اور لترا جو ناپاک اور بے دین ہیں۔
دسواں وہ ہے جو کسی کی بھلائی کا احسان نہ مانے اور نہ خدا کو پہچانے۔
اس سے پوچھا کہ ان دسوں منحوس تکلیف دینے والوں میں زیادہ شیطان اور طاقتور کون ہے
کسری سے جواب میں کہا کہ حرص دیر تک قایم رہنے والا ظالم دیو ہے۔
تو اسے کبھی خوش نہ دیکھیگا اسکا خیال ہمیشہ زیادتی ہی کی طرف رہتا ہے۔
خوشامد وہ ہے جسے رنج اور تکلیف کے سبب سب لوگ زرد رو اور اندھا دیکھنے میں
اے بادشاہ اس سے آگے بڑھ کر حسد کا دیو ہے جو ایک لاعلاج بیماری ہے۔
اگر وہ دنیا میں کسیکو آرام سے دیکھتا ہے تو اسکی روح کو صدمہ پہنچتا ہے۔
اور غیرت کا دیو لڑاکا ہے جو ہمیشہ برے کاموں کے لیے ہاتھ پھیلائے رکھتا ہے
اور ہیبت ناک اور غضبناک دیو کینہ ہے جو یکایک پامال کرا دیتا ہے۔
کسیکو بھی رحم کھاکر نہیں چھوڑتا وہ غضبناک اور قہر آلودہ دیو ہے

اور چغلخور دیو ہے جو جھوٹ کے سوا اور کسی طرح بات کو رونق دینی نہیں جانتا
اور دوسرا وہ لگانیوالا لتراڈیو ہے جو خدا تعالی سے نہیں ڈرتا -
دو شخصوں میں لڑائی اور دشمنی ڈلواتا ہے - اور کوشش کرتا ہے کہ پھوٹ پڑ جاے -
دوسرا دیو بے علم اور ناشکرا ہے جو دانا اور نیکی کو پہچاننے والا نہیں -
اسکے نزدیک سمجھ اور حیا حقیر شے ہے اسکی نظر میں برا اور بھلا دونو ایک سے ہیں -
پھر بادشاہ نے اس عقلمند سے پوچھا کہ اگر دیو دلپر غلبہ کرے
خدا نے بندہ کو ایسی کونسی چیز عطا کی ہے کہ جس سے آدمی دیو کے غلبہ کو رد کرے -
اس کو دینداار آدمی نے جواب دیا کہ اے عقلمند اور نیک بادشاہ -
دیوؤں کی تلوار کے لیے عقل جوشن ہے - عقلمند کی جان اور دل اس سے روشن ہے
عقل گذری ہوئی بات کو یاد رکھتی ہے اور علمیت سے روح کی پرورش کرتی ہے
عقل تیری روح کی رہبر ہو اسواسطے کہ دور کا راستہ درپیش ہے -
دوسری وہ شے جسے ہم عادت کہتے ہیں اچھی ہو - اسواسطے کہ اسکی بدولت دل کو نیکی کا
کچھ اندیشہ نہیں ہوتا
نیک خو آدمی کے دل سے جہان خوش رہتا ہے وہ حرص کے پاس نہیں پھٹکتا -
اب میں اس امید کی بابت بحث کرتا ہوں جو دل کو خوشی کا راستہ دکھاتی ہے -
عقلمند امیدوار زمانہ کی طرف سے خوشی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا
وہ بری باتوں کا خیال ایک لمحہ بھی نہیں کرتا وہ تیر کا طریقہ اختیار کرتا ہے نہ کہ کمان کا

اور جو شخص مال سے خوشحال ہے وہ عاجز نہیں رہتا اور اپنے آپ کو تکلیف میں نہیں رکھتا۔

اور وہ شخص جو مال کو خاطر میں نہیں لاتا اُسکی تمام عمر خوشی میں گذرتی ہے۔

دوسرا خدا کے رستہ پر چلنے والا ہے اور بس۔ رنج اور مال اور کسیکی محبت میں

وہ خدا کے حکم سے باہر نہیں رہتا اُسکی ذات میں بدی شامل نہیں۔

دین کی بھی نشانی پرہیزگاری ہے۔ اسلیے کہ وہ خدا کے رستہ کو کسی چیز کے بدلہ نہیں بیچتا۔

اس سے پوچھا کہ اس طریقہ میں سب سے بڑا رستہ کونسا ہے جو نیکو کی طرف رہبری کرتا ہے

جواب دیا کہ وہ عقل کا طریقہ ہے جو بیشک ہر ایک علم سے بڑھا ہوا ہے۔

نیک عادت کی بدولت آدمی ساری عمر عزت سے رہتا ہے۔

ان باتوں میں سے میں نے حرص کو خرابی کے ساتھ دیکھا ہے اسلیے کہ وہ مال سے کبھی سیر نہیں ہوتی

بادشاہ نے اس سے کہا کہ کونسا ہنر اچھا ہے جس سے کوشش کرنے والا آدمی نامور بنتا ہے

جواب دیا کہ علم اچھی شے ہے عقلمند خود ہی سرداروں پر سردار ہے۔

عقلمند مال کی زیادہ خواہش نہیں رکھتا۔ اپنے آپ کو تکلیف سے دور رکھتا ہے

بادشاہ نے اس سے دشمن کی عداوت کی نسبت سوال کیا کہ اُس پر غلبہ کس طرح پانا چاہیے۔

جواب دیا کہ بری عادت عقل اور پاکیزہ روح کی دشمن ہے

پھر منصف بادشاہ نے اس ہشیار سے پوچھا کہ عقل اچھی ہے یا ذات

اس رہنما نے جواب دیا کہ ذات سے عقل بڑھ کر ہے۔

اسواسطے عقل روح کی زینت ہے سو ذات کا بیان کرنا آسان بات ہے۔

ذات ہنر کے بغیر بے قدر اور نکمی چیز ہے عقل سے روح تندرست رہتی ہے۔
اس سے پوچھا کہ جان کو صفائی کس شے سے حاصل ہوتی ہے اور ہنر کس چیز سے قابل تعریف بنتا ہے
کہا میں صاف صاف کہے دیتا ہوں اگر تو ہر ایک پہلو سے اُسے یاد رکھے۔
عقل خود ہی خدا کی عنایت کا خلعت ہے وہ اندیشہ اور بُرائی سے الگ ہے
جو ہنر والا اپنے سے تعجب میں رہے اس سے ہنر نہ سیکھنا چاہیئے۔
اچھی عادت والا ہنرمند آدمی عقلمندوں کی نظروں میں حقیر نہیں ہوتا۔
اگر عقلمند بخشش اور علم اور طریقہ اور انصاف کو ذات کے ساتھ اختیار کرے۔
تو بزرگی اور بڑھوتری اور سچائی بری عادت سے سب کم ہو جاتی ہیں۔
اُس کے بعد کسریٰ نے اُس سے پوچھا کہ اے نامور عقلمند آدمی۔
بزرگی کوشش سے حاصل ہوتی ہے یا نصیبہ سے کہ بادشاہ اس سے تاج اور تخت حاصل کرے
جواب دیا کہ نصیبہ اور ہنر ایسے ہیں جیسا ایک دوسرے کا جوڑا۔
جس طرح جان اور بدن باہم دوست اور جوڑیدار ہیں۔ بدن ظاہر اور جان چھپی ہوئی ہے
آدمی کی کوشش بدن کے مانند ہے اگر جاگتا ہوا نصیبہ زور پر ہو۔
بیشک اچھا نصیبہ مددگار نہیں بنتا کوشش سے بزرگی حاصل نہیں ہوتی۔
اور دوسرے دنیا کہانی اور ہوا ہے اس خواب کے مانند جو دیکھنے والے کو یاد رہ جاتی ہے
جب جاگ اُٹھتا ہے تو کچھ نہیں دیکھتا خواہ اس نے آرام دیکھا ہو یا تکلیف اور رنج
پھر ایک اور بھید کی بات پوچھی۔ کہا کہ عقلمند کے نزدیک قابل تعریف کون شخص ہے

جواب دیا کہ وہ بادشاہ جو تخت کو مزین بنائے اور نصیبہ سے زور حاصل کرے۔
اگر وہ منصف اور نیکنام ہوگا تو گفتگو اور عمل سے مقصد حاصل کریگا۔

اس سے کہا کہ دنیا میں عاجز اور کم بخت اور نقصان اٹھانیوالا کون ہے۔
جوابدیا کہ وہ بدخو فقیر ہے کہ جو نہ مراد کو پہنچتا ہے نہ اچھی بہشت حاصل کرتا ہے۔

ہنس کر پوچھا کہ بدنصیب کون شخص ہے جو اپنی تکلیف سے ہمیشہ روتا رہتا ہے۔
جواب دیا کہ وہ عالم شخص ہے جو برے کاموں کے سبب زرد رو ہے۔

پھر پوچھا کہ خوش و خرم کون ہے اور بہتر چیز کا خواہشمند کون ہے۔
جواب دیا کہ وہ شخص ہے جو اس گردش کرنے والے آسمان (دنیا) سے محبت نہیں رکھتا

اس سے پوچھا کہ ہم میں کون زیادہ لایق ہے۔ کہا وہ شخص جو زیادہ سہولیت برتے

پھر اس سے پوچھا کہ آہستہ کون ہے جبکہ جلدی کرنیوالے کی حالت پر افسوس کرنا چاہیئے
جوابدیا کہ وہ شخص ہے جو عیب بیان کرنے والے کی بات نہ سنے۔

اُسی میں آہستگی اور حیا ہے۔ اور عقلمندی اور ہوشیاری اور لیاقت ہے۔

اُس سے نامور بادشاہ نے پوچھا کہ آدمیوں میں امیدوار کون ہے۔
جوابدیا کہ جو زیادہ کوشش کرنیوالا ہے۔ اور جسکے دونو کان عقل کی باتیں زیادہ سننے والے ہیں۔

جہان کے بادشاہ نے اُس سے پوشیدہ نیک و بد کی آگاہی کی نسبت پوچھا۔
جوابدیا کہ جسکی بات واقعیت سے زیادہ اور مطلب سے خالی ہو۔

یہ تو کہتے ہیں کہ اسکا ٹھکانا خاک میں ہے میں نہیں جانتا کہ اسکا حال دوسری دنیا میں کیا ہوگا۔

کسریٰ نے اُس سے پوچھا کہ بسا ہوا شہر کونسا ہے اور ہم اس سے کیا حصہ پا سکتے ہیں
جواب دیا کہ بسا ہوا شہر بادشاہ کے انصاف سے قایم رہتا ہے۔
کسریٰ نے پوچھا کہ زیادہ عقلمند اور زیادہ قابل پسند اور زیادہ ہوشیار۔
دنیا میں کون شخص ہے مجھے بتا کہ وہ علمیت سے آبرو بڑھاتا ہو۔
جواب دیا کہ وہ بڈھا عقلمند ہے جو تجربہ کی باتوں کو یاد رکھتا۔
اُس سے کسرے نے پوچھا کہ آرام کسکو حاصل ہے اور کون شخص خوشی کے ساتھ کمر بستہ کئے ہو
جواب دیا کہ وہ شخص ہے جو خوف سے نڈر ہو اور سونا چاندی رکھتا ہو۔
اس سے کہا کہ ہماری تعریف کس کام سے ہو سکتی ہے ہر شخص کے نزدیک قابل پسند کون
جواب دیا کہ وہ شخص ہے جو عاجزی اور حسد غیرت اور حرص کو چھپائے رکھے۔
جسکا حسد اور کینہ چھپا رہیگا وہ دنیا میں سب کو پسند ہوگا۔
بادشاہ نے صابر آدمی کی نسبت پوچھا کہ سر پر صبر کا تاج کون رکھتا ہے۔
کہا وہ شخص جو نا امید بن گیا ہو اور اُسکا نا امید دل سورج کی طرح روشن ہو۔
دوسرا وہ شخص (صابر ہے) جسکی عمر پوری ہونے کو آئی اور وہ کسی بڑے کام کو شروع
اس سے پوچھا کہ غم کس شخص کے دل پر زیادہ ہے کہ وہ رنج کی سختی کے سبب اپنی جان سے تنگ
جواب دیا کہ وہ شخص ہے جو سلطنت کے تخت سے اُتار دیا گیا اور نصیبہ سے نا امید ہو گیا۔
عالیقدر بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ ہم میں سے کون زیادہ رنجیدہ دل رکھتا
کہا وہ شخص جو عقلمند نہیں اور وہ دولتمند جسکے کوئی بیٹا نہیں۔

...اہ نے عاجز اور نقصان کے ساتھ تکالیف میں پڑے ہوئے شخص کی نسبت پوچھا

...جواب دیا کہ وہ صاحب علم پارسا ہے جسپر کوئی بیوقوف بادشاہ حاکم ہو۔

...کر زیادہ نا امید شخص کونسا ہے کہ وہ طاقتور اور نیک نام بھی ہو۔

...شخص ہے جو بڑے مرتبہ پر ہے گر پڑے اور ذات میں اچھا ہو۔

...دان بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ اے داتا اور روشن دل آدمی۔

...سمجھا ہے کہ وہ گمنام اور خراب حالت میں ہے اور محبت اور بخشش کے قابل ہے

...دیا کہ وہ شخص جو بہت گنہگار ہو۔ قصوروار اور فقیر اور مفلس ہو۔

...اور کہا کہ سچ سچ بیان کر کہ گذری ہوئی بات سے کون پشیمان ہوتا ہے

...یا کہ وہ شخص جسکے سر پر بادشاہ موت کے دن کی ٹوپی چڑھا دے۔

...زندہ ہو کر پچھتاتا ہے اسواسطے کہ اسکی روح خدا کی ناشکر گذار ہوتی ہے۔

...اور وہ شخص (پچھتاتا ہے) جو ناشکروں کے ساتھ نیکی کے سبب کام کرتا ہے۔

...پوچھا اور کہا کہ اے دانشور اور ہنر میں ہنر حاصل کرنے والے شخص۔

...جانتا ہے کہ کونسی شے بدن کو فائدہ پہنچاتی ہے اور ہر شخص اسکو پسند کرتا ہے

...جب تک تندرستی قایم رہتی ہے دل خوش و خرم رہتا ہے۔

...جسدن تکلیف سے طبیعت سست ہو جاتی ہے تو تندرستی ہی کی خواہش

...ہے۔

...سے پوچھا اور کہا کہ اے نیکخو آدمی بتا کہ خواہشوں میں سے کونسی خواہش زیادہ ہے

اس سے کہا کہ جب سرداری ہاتھ آتی ہے تو سب چیزوں سے بیفکر ہونے کی آرزو
اور جب بیفکری سے اطمینان ہوگیا تو خوشی کے سوا کسی چیز کی تلاش نہیں رہتی
اسکے بعد اس رہنما سے کہا کہ دل کو کس بات کا ڈر زیادہ ہوتا ہے۔
جواب دیا کہ اسکی تین صورتیں ہیں عقلمند راستہ ڈھونڈھنے والے کے ساتھ موافقت
ایک تو نحوست کے دن کا خوف کہ ایسا نہ ہو کہ ناحق لپیٹے تنیں تکلیف پہنچے۔
(دوسرے) دھوکہ باز دوست کی حرکتوں سے ڈرنا اسواسطے کہ وہ مغز کے ساتھ
اور کھال اور خون سب کا خواستگار ہے۔
تیسرے ظالم بادشاہ سے (ڈرنا) اسواسطے کہ وہ نیک آدمی اور پارسا آدمی میں کچھ نسبت
اگر زمانہ کی گردش نیکی کے ساتھ ہو اور دوست اور سکھانیوالا (اوستاد) عقلمند
دنیا بارونق اور بادشاہ منصف ہو اس سے بڑھکر تو اور کوئی اچھی چیز آسمان کی
طرف سے نہ پائیگا۔

دین اور سچائی کی نسبت پوچھا کہ جس سے کجروی اور برائی جاتی رہتی ہے۔
اسکو جواب دیا کہ اے بادشاہ ایسا دین اختیار کر جس سے خدا کی یاد کا سلسلہ نہ ٹوٹے
شیطانی طریقہ سے دور اور الگ رہنا اور خدا تعالی سے ڈرتے رہنا۔
دونوں کان خدا کے حکم پر لگائے رکھنا۔ ایسے لوگوں میں سے کوئی دین فروش[لہ]
نہیں ہوسکتا۔

[لہ] جو خدا کی یاد رکھتے ہیں اور شیطان سے الگ رہتے ہیں اور خدا کے حکم کو مانتے رہتے ہیں وہ
ٹھیک دین پر ہیں انہیں سے کوئی بے دین یا دین فروش نہیں ہوسکتا ہے۔

…بعد اس بادشاہ کی نسبت پوچھا جو پارسا پر فرماں روا ہو۔
…بادشاہوں میں سے کون نیک بخت اور دنیا میں تخت نشینی کے لایق ہے۔
…جو منصف ہو۔ عقل اور انصاف اور شرم اور ہنر رکھتا ہو۔
…سے پرانے دوستوں کی بابت پوچھا جو ایک جگہ اٹھنے بیٹھنے والے اور ہم کلام ہوں
…دوستی میں مروت اور انصاف ہونا بڑی عمدہ بات ہے۔
…محبت میں تیرے لیے برائی نہ چاہے اور مصیبت کے وقت تیرا مددگار اور فریاد رس ہے
…اس سے پوچھا کہ ایسے دوست کس شخص کے زیادہ ہوتے ہیں جنکا خون
…تا بھی اسی کے لیے ہو۔
…مزاج آدمی سے کوئی جدا ہونا نہیں چاہتا مگر اس شخص سے جو دل شکن ہو
…وہ شخص (بہت دوست رکھتا ہے) جو زیادہ نوازندہ اور زیادہ نیکوکار
…ہو اور موافقت رکھنے والا ہو۔
…پوچھا کہ دشمن کس کے زیادہ ہوتے ہیں اور کس کے بدخواہ زیادہ ہوتے ہیں۔
…وہ مغرور شخص ہے جسے ہر طرف سے ملامت ہوتی رہتی ہے۔
…جو بدبختی سے بولتا ہو جسکی پیشانی پر بل پڑے رہتے ہوں اور بخیل ہو
…پھر پوچھا کہ ہمیشہ رہنے والی شے کونسی ہے جو کبھی کم نہیں ہوتی۔
…دیا کہ نیک عمل جو نیک آدمی سے کبھی الگ نہونگے۔
…اس سے پوچھا کہ زیادہ روشن اور سب کے سروں کا تاج کیا شے ہے

کہا وہ عقلمند کی روح ہے جو سب آرزوؤں پر غلبہ رکھتی ہے۔
بادشاہ نے اُس سے کہا کہ اے محبت والے آدمی وہ کیا چیز ہے جو آسمان سے بھی فراخ ہے۔
اسکو جواب دیا کہ ایک تو سخی بادشاہ کا ہاتھ اور دوسرا خدا کی عبادت کرنیوالے
اس سے پوچھا اور کہا کہ کونسی چیز زیادہ رونق دیتی ہے عقلمند بزرگی پاتا ہے
جواب دیا کہ اے بادشاہ مال اس شخص کو کبھی مت دے جو پرہیزگار نہو۔
جب تو ناشکروں کے ساتھ جو نیکی کرتا ہے تو گویا پانی میں کچی اینٹ ڈالتا ہے
اُس سے پوچھا کہ کس چیز میں ایسی تکلیف ہے کہ جسکے سبب مال کی حرص جاتی
جواب دیا کہ اے بادشاہ ہمیشہ تیرا دل پُر بہار رہے۔
بُری عادت والے بادشاہ کا فرمانبردار رنج کے سبب اپنی زندگی اور مال اور سے بیزار ہو جاتا ہے ❊
پوچھا اور کہا کہ تو نے کونسی چیز اسقدر عجیب دیکھی کہ اُس سے زیادہ عجیب خیال میں نہ
بزرجمہر نے بادشاہ سے کہا کہ گردش کرنیوالا آسمان سب سے زیادہ عجیب ہے۔
تو ایک شخص کو مقدور والا دیکھیگا کہ اُسکی ٹوپی سیاہ بادل تک پہنچی ہوتی ہے
پر وہ دائیں اور بائیں ہاتھ کو نہیں پہچان سکتا بخشش کے باب میں وہ
اور زیادتی سے ناواقف ہے ❊

ک وہ لیاقت مرتبہ اور عالیقدر رہے۔

ایک وہ ہے کہ بلند آسمان کی گردش کو واقفیت سے کہتا ہے کہ یہ کس طرح اور کب سے ہے
آسمان اسکو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اور اُسکے حصہ میں نحوست آتی ہے۔
بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ سب سے بھاری چیز کونسی ہے جواب دیا کہ گناہ کا پتھر
پھر پوچھا کہ گفتگو میں بھی اور کاموں میں بھی سب سے زیادہ بُرے عمل والا۔
کون شخص ہے جسپر لعنت ملامت ہوتی ہے اور اُسے ہر شخص بدکار کہتا ہے
جواب دیا کہ بادشاہ سے بُرائی کا ظاہر ہونا اور بیگناہ لوگوں کا ستانا۔
اور وہ دولتمند جو خوراک میں کنجوسی کرے اور اسکا کھانا اور پہننا حقیر ہو۔
اور وہ عورتیں جو حیا نہ رکھتی ہوں اور بولتے وقت آواز کو نرم سے نہ بولتی ہوں۔
وہ بے غیرت آدمی جو غصہ کرے اور عاجز لوگوں پر سختی کرے۔
اور جھوٹ جو کمینہ آدمی اور بادشاہ دونو کے لئے ذلیل اور حقیر اور بدتر چیز ہے۔
پوچھا کہ ظاہر اور باطن میں دنیا کے اندر کونسی چیز نیک ہے۔
جسکو عالم اپنا زیور بناتا ہے اور روح کو اُس چیز سے آب و تاب دیتا ہے۔
جواب دیا کہ جو شخص دین کی باتوں میں کوشش کرنیوالا ہے اسے دنیا میں شادمانی کے سوا
کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

لہ اس شعر میں ستارہ غلط ہے شناساں ہونا چاہیئے۔ مطلب یہ ہے کہ زمانہ کی گردشیں عجیب ہیں ایک شخص
جو شخص نادان اور جاہل ہو وہ عیش و عشرت اور شہرت کے ساتھ ہے حالانکہ وہ تکلیف میں ہونا چاہیئے اور وہ
شخص جو عالم اور ستارہ شناس بھی ہے اور جسے علم اور واقفیت کی وجہ سے عروج حاصل ہونا چاہئے تھا
وہ مصیبت اور تکلیف میں مبتلا ہے ٭

دوسرا وہ شخص ہے جو خدا کا شکر ادا کرتا ہے خداشناس آدمی عقلمند ہوتا ہے -

کسریٰ نے اُس سے پوچھا کہ بادشاہ اور مرتبہ والے شخص کے حق میں کئے ہوئے اور نہ کئے ہوئے کاموں سے کونسا اچھا ہے -

حلم دینے اور اٹھا رکھنے اور آدمی کو ذلیل کرنے میں کونسی چیز اچھی ہاہے -

اور کونسی چیز اچھی ہے جس سے ہم لڑائی کو بند رکھ سکیں اور دیر لگانے کے لیے کونسی چیز اختیار کرنی اچھی ہے ٭

جواب دیا کہ غصہ کو روکے رکھنا اسوقت جبکہ تجھے معلوم ہو کہ وہ تجھ سے کچھ امید رکھتے ہیں دوسرے یہ کہ تو روح کو بیدار رکھے اور جہانتک ممکن ہو بُرے کام کی کوشش نہ کرے امیدوار پر غصہ نہ کرے اُس سے روح چاند کی طرح چمکتی ہوئی رکھنی چاہیئے -

تو گناہ کی بات میں کتنا ہی مزا کیوں نہ پائے مزے کو چھوڑ دے اور گناہ سے الگ رہ

گیا

فہرست کتب موجودہ بلالی پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
اشیاء کے سبق جماعت اول	۱؍	فرہنگ اردو کی پہلی سے	[illegible]	خلاصہ علم طبیعی حصہ ۱	۴؍
" حصہ ۲	۲؍	آٹھویں تک		" حصہ ۲	۲؍
" حصہ ۳	۲؍	خطوط نویسی کی پہلی سے	۱؍	مختصر جغرافیہ پنجاب	۱؍
" حصہ ۴	۲؍	چوتھی تک	۴؍	مختصر جغرافیہ ہند	۲؍
" حصہ ۵	۲؍	ترجمہ فارسی کی پہلی کتاب	۱؍	نقشہ شدہ پنجاب ایشیا یورپ	فی ۱؍
مصباح التاریخ نو ترمیم ۹۵	۷؍	ترجمہ فارسی کی دوسری کتاب	۱؍	افریقہ امریکہ کرہ زمین	
جغرافیہ بے نظیر نو ترمیم	۶؍	ترجمہ گلستاں	۲؍	خلاصہ حفظ صحت	۱؍
مرقع تہذیب نو ترمیم	۸؍	ترجمہ گلدستہ دانش	۴؍	سیرت الفاروق	عمر
رہبر مساحت نو ترمیم	۶؍	گلشن حساب	۴؍	مجموعہ لکچر سید احمد خاں صاحب	۱۲؍
اقلیدس کی پہلی کتاب کی شرح	۵؍	حل رسالہ حساب حصہ اول	۳؍	مجموعہ دلکش ہر دو حصہ	۱۲؍
ایضاً دوسری "	۳؍	حل رسالہ حساب حصہ دوم	۴؍	فرہنگ سوم ہند	۳؍
ایضاً تیسری "	۴؍	خلاصہ صرف و نحو اردو	۲؍	حل ترکیب گلستاں باب اول	۵؍
سوالات حساب بے نظیر نو ترمیم	۶؍	خلاصہ صرف و نحو فارسی	۲؍	حل ترکیب بوستاں باب اول	۵؍
مرقع حساب حصہ اول	۳؍	خلاصہ قواعد اردو	۲؍	" باب دوم سوم	۵؍
" حصہ دوم	۴؍	خلاصہ مفتاح الصرف	۱؍	مجموعہ لکچر حافظ نذیر احمد	۱۴؍
" حصہ سوم	۵؍	خلاصہ جغرافیہ طبیعی	۱؍	خلاصہ جغرافیہ ایشیا	۳؍